Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 50 شمارہ 46/47

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

28/شعبان 6/رمضان 1422 ہجری 15/22 نبوت 15/22 1380 ہش 15/22 نومبر 2001ء

اخبار احمدیہ

لندن 17/نومبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

کل حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور رمضان المبارک کے فضائل و برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو

ارشاد باری تعالیٰ

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (سورۃ البقرہ)

ترجمہ:- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱- اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔ (بخاری کتاب الصوم)

ترجمہ: جب رمضان آتا ہے تو جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔

۲- مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ فَلَا يَقْضِيْهِ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَلَوْ صَامَ الدَّهْرَ۔

(مسند داری باب من افطر یوما من رمضان متعمدا)

ترجمہ:- جو شخص بلا عذر رمضان کا ایک روزہ بھی ترک کرتا ہے وہ شخص اگر بعد میں تمام عمر بھی اس روزہ کے بدلہ میں روزے رکھے تو بھی اس چھوڑے ہوئے روزہ کا بدلہ نہیں چکا سکے گا۔

۳- مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔ (بخاری کتاب الصوم)

ترجمہ:- جو شخص روزہ میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کچھ پرواہ نہیں (یعنی اس کا بھوکا پیاسا رہنا بالکل بے فائدہ ہے)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''ایک بار میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے تو معلوم ہوا یہ اس لئے کہ اس سے روزہ کی توفیق ملتی ہے۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئی خدا ہی سے طلب کرنی چاہئے وہ قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ عطا کر سکتا ہے۔ اسلئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں تو دُعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے مَیں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ کر سکوں۔ اسلئے اس سے توفیق طلب کرے مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخشے گا اگر خدا چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امّت میں بھی کوئی قید نہ رکھتا مگر اُس نے قیدیں بھلائی کیلئے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اُسے محروم نہیں رکھتا اور اسی حالت میں اگر رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جاتی ہے کیونکہ ہر کام کا مدار نیّت پر ہے مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔ جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیّت درد دل سے تھی کہ کاش مَیں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اس کا دل اس بات کیلئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ ہرگز اُسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے۔ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ مَیں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور اس کا منتظر ہی تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اہل دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں لیکن وہ خدا کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ تکلّف کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس کی رُو سے ساری عمر کو بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے۔ اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا اس کی نیّت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا اُسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے کیونکہ درد دل ایک قابلِ قدر شئے ہے''۔ (فتاوی احمدیہ صفحہ ۱۷۵)

جھوٹ روزے کا زہر قاتل ہے
اگر جھوٹ کھالیا تو گویا سب کچھ روزے میں کھالیا

ارشادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

رمضان سچ کی ہوائیں چلاتا ہے اور یہ ہوائیں جو ہیں یہ آپ کی مددگار بن گئی ہیں پس جھوٹ سے خود بھی اجتناب کریں اور اپنے بچوں پر بھی نظر رکھیں اپنی بیوی پر، اپنے ماحول، اپنے گرد و پیش پر، اپنے دوستوں پر کہ ان کی جو عادت بن گئی ہے روزمرّہ جھوٹ بولنے کی اس سے وہ باہر نکل آئیں۔

رمضان المبارک میں جھوٹ کے خلاف اگر آپ جہاد کریں تو یاد رکھیں اس کے نتیجے میں آپ کے روزے میں بھی برکت ہوگی آپ ویسے بھی تو خدا کی خاطر کھانے سے رک رہے ہیں پینے سے رک رہے ہیں مگر اگر ساتھ یہ جہاد بھی شروع ہو جائے جو جھوٹ کے خلاف ہے اس جھوٹ کے خلاف ہے جو روزے کا زہر قاتل ہے اگر جھوٹ کھالیا تو گویا سب کچھ روزے میں کھالیا اور روزے کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔ پس اگر آپ جہاد شروع کریں گے اور باریکی سے گرد و پیش پر نظر رکھیں گے تو آپ کے روزے کی بھوک آپ کیلئے زیادہ ثواب لے کے آئے گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبولیت کی شرط سچائی رکھ دی ہے پس جتنا آپ سچائی کی طرف آگے بڑھیں گے اتنا ہی آپ کے روزے مقبول ہوتے جائیں گے اور اس کے نتیجے میں آپ کو دنیا میں بھی یہ محسوس ہوگا کہ یہ روزہ آپ کیلئے روحانی صحت کا موجب بنا ہے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ فروری ۱۹۹۶ء)

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

دُعاؤں، ذکر الٰہی اور روحانیت سے بھرپور ماحول کے درمیان

قادیان دارالامان میں ۱۱۰واں اور اکیسویں صدی کا پہلا جلسہ سالانہ اختتام پذیر

محبت اخوت اور رواداری کی فضا میں ۱۵ ممالک کے پچاس ہزار سے زائد پروانوں کا روحانی اجتماع

☆نماز تہجد☆باجماعت نمازیں☆روح پرور ربانی تقاریر☆قرآن وحدیث کے درس☆مجلس شوریٰ☆پرچم کشائی☆اعلانات نکاح

سابق وزیر خارجہ ہند جناب آرایل بھاٹیہ ایم۔پی، وزیر تعلقات عامہ پنجاب جناب تیخا سنگھ دالم، سابق وزراء جناب ترپت راجندر سنگھ، پرتاپ سنگھ باجوہ، سابق وائس چانسلر گورونانک دیو یونیورسٹی اور جنرل سیکرٹری شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے علاوہ پنجاب ہریانہ اور ہماچل کے غیر مسلم معززین کی شرکت

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان ۸-۹-۱۰ نومبر کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جلسہ میں احمدی احباب کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر مسلم بھائیوں نے بھی شرکت کی پچاس ہزار سے زائد حاضری میں کم وبیش ۳۸۰۰۰ نومبائعین افراد تھے۔ جو کہ ہندوستان کے قریباً تمام صوبوں سے آئے ہوئے تھے زیادہ تعداد پنجاب، ہریانہ، ہماچل، یوپی، راجستھان، بہار، آندھرا، بنگال اور آسام کے نومبائعین کی تھی جن کے ٹھہرنے کیلئے ۱۲۰ ایکڑ رقبہ پر محیط خیمہ جات نصب کئے گئے تھے۔ بجلی پانی کا معقول انتظام تھا۔ اس مرتبہ مہمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر خیمہ جات کے قریب ہی مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب شاہجہانپوری کی کوٹھی کے وسیع صحن میں لنگر خانہ نمبر ۴ کی عارضی تعمیر کی گئی جس میں ۱۵ ہزار کس کا کھانا تینوں دن دو وقت تیار ہوتا رہا۔ اور مہمانوں کے مزاج کے مطابق انہیں ہر طرح کا کھانا تیار کر کے دیا گیا۔ ۱۲۰ ایکڑ پر محیط خیمہ جات کا ایریا ایک نہایت خوبصورت شہر کا سماں پیش کر رہا تھا جس میں مہمانوں کیلئے ہر طرح کی سہولت کا انتظام کیا گیا تھا۔ موسم کے اعتبار سے مہمانوں کو رضائیاں اور کمبل بھی مہیا کی گئی تھیں۔ رات کے وقت بجلی کی روشنی اور قمقموں میں اس علاقے کی چہل پہل دیکھتے ہی بنتی تھی۔ خیمہ جات کے علاقہ میں ایک عارضی مسجد بھی تعمیر کی گئی تھی جس میں نماز تہجد کے علاوہ باجماعت نمازوں اور درس کا بھی اہتمام تھا۔

خیمہ جات کی رہائش کے علاوہ باقی مہمان سکولوں کالجوں گیسٹ ہاؤسز لنگر خانہ اور جدید ہسپتال کی وسیع عمارت میں مقیم رہے ان کے علاوہ قادیان کے قریباً تمام گھروں میں مہمانوں کا قیام رہا۔ بعض غیر مسلم بھائیوں نے بھی نہایت خوشدلی سے اپنے مکان مہمانوں کی رہائش کیلئے دیئے تھے۔

معائنہ کارکنان

اس مبارک جلسہ کی تیاری کم وبیش ایک ماہ قبل نہایت زور وشور سے جاری تھی اور اس کا عروج مورخہ ۴-۱۱-۲۰۰۱ کو اس وقت ہوا جبکہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نمائندہ کے طور پر جلسہ کے رضا کاران کا اور اُن کے کاموں کا معائنہ فرمایا اس موقعہ پر آپ کے ہمراہ محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب افسر جلسہ سالانہ، محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری افسر جلسہ گاہ اور محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب افسر خدمت خلق بھی موجود تھے۔ اور دیگر عہدیداران و رضا کاران موجود تھے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے خطاب میں تمام رضا کاران کو نہایت خوشدلی اور اطاعت کے جذبہ سے چند روزہ خدمت بجالانے کی تلقین فرماتے ہوئے دُعا کرائی جس کے بعد تمام رضا کاران اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر مستعد ہو گئے۔

اس مبارک جلسہ سالانہ کی تیاریاں جلسہ کی آمد کے ایک ماہ قبل نہایت زور وشور سے جاری تھیں۔ ہر سال جماعت میں کثرت سے نئے نفوس داخل ہو رہے ہیں اور فوج در فوج جماعت میں نئے افراد داخل ہو رہے ہیں اس کی وجہ سے جلسہ سالانہ کی بھی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوتا ہے۔ اور ان کے قیام کیلئے کئی ایکڑ زمین پر ٹینٹوں کی شکل میں تیاری کی جاتی ہے۔ اور موسم کے لحاظ سے گرم لحاف بھی اور پانی بجلی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور عارضی مساجد بھی بنائی گئیں اور کئی لنگر کا قیام کر کے طعام کا احباب کیلئے انتظام کیا گیا۔ اور جلسہ گاہ کے پروگرام باہر مختلف قیام گاہوں میں سنانے کیلئے لاؤڈ سپیکر کا بھی معقول انتظام کیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ گزشتہ کی طرح اس سال بھی قادیان کے رضا کاران کے ساتھ ہندوستان اور بیرون ممالک سے آئے ہوئے مہمان رضا کاران نے بھی بڑی خوش اسلوبی اور خندہ پیشانی سے اپنی اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ اور کثرت سے ان میں نو احمدی رضا کاران تھے اس کے علاوہ اس جلسہ سالانہ میں متعدد اسپیشل ٹرینیں اور بسیں اور کاریں ہندوستان کے کونے کونے سے افراد جماعت اور بغرض تحقیق غیر احمدی اور غیر مسلم افراد کو لے کر آئیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تمام مبلغین و معلمین اپنے ساتھ لائے ہوئے نو احمدی افراد اور دیگر تحقیق کیلئے تشریف لانے والے افراد کی پوری مستعدی کے ساتھ راہنمائی کرتے رہے۔ اور اس خدمت کیلئے انہوں نے رات دن ایک کیا تھا۔ اور تمام آئے ہوئے مہمانان مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے ایک دوسرے کو ایمان افروز واقعات سناتے اور ایک دوسرے کو سلام کا تحفہ پیش کرتے اور دُعاؤں کی تحریک کرتے نظر آتے تھے۔

پہلا روز پہلا جلسہ

اس مبارک جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس مورخہ ۸ نومبر ۲۰۰۱ء بروز جمعرات کی پہلی نشست کی صدارت محترم جناب سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت ربوہ نے فرمائی اور حسب پروگرام محترم صدر صاحب اجلاس نے لوائے احمدیت لہرایا۔ اور اس کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر سے قادیان کی فضاء گونج اُٹھی۔ پرچم کشائی کے بعد تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ (سورۃ الحشر آخری رکوع) پیش کرنے کی توفیق محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دارالقضاء قادیان نے پائی۔

اس اجلاس میں نظم "مجھے دیکھ طالب منتظر مجھے دیکھ شکل مجاز میں" کلام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنھا، محترم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم مدرس مدرسۃ المعلمین نے پیش کیا۔ اُس کے بعد صدر اجلاس محترم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت ربوہ نے مختصر افتتاحی خطاب فرمایا اور دُعا کرائی۔ اس اجلاس میں علی الترتیب تین تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر بعنوان "اسلام کا پیش کردہ رب العلمین خدا" محترم جناب ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب نے فرمائی۔ اور دوسری تقریر محترم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ دہلی نے زیر عنوان "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" کی۔ اور تیسری تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر فرمائی۔ اور دوران تقاریر محترم مولوی ابن شفیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے بدرگاہ ذیشان خیر الانام شفیع الوریٰ مرجع خاص وعام" کلام حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اور محترم مولوی تنویر احمد صاحب ناصر مدرس مدرسۃ المعلمین قادیان "ہیں آسمان کے تارے گواہ سورج چاند" کلام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی مترنم آواز میں پیش کرنے کی توفیق پائی۔

اس کے بعد یکے بعد دیگرے تین احباب نے اپنی تعارفی تقاریر بیان کیں سب سے پہلے مکرم حنیف صاحب جواہری سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماریشس نے خطاب فرمایا اور دوسرے نمبر پر مکرم Mr.Tommy Kallon نے بزبان انگریزی تقریر کرنے کی توفیق پائی۔ اس تعارفی تقریر کا ترجمہ محترم مولانا محمد عمر صاحب انچارج مبلغ کیرالہ نے پیش فرمایا۔ اس کے بعد وقفہ برائے تیاری نماز ظہر و عصر ہوا۔ نمازیں جلسہ گاہ میں جمع کر کے ادا کی گئیں۔

دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے پہلے روز کا دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم حنیف صاحب جواہری امیر قافلہ ماریشس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید "از سورۃ البقرہ رکوع ۳۶" محترم قاری عرض الدین صاحب متعلم مدرسۃ المعلمین نے کی اور اس کا اردو ترجمہ محترم مولانا عنایت اللہ صاحب منڈاشی نائب ناظر اصلاح و ارشاد و نائب افسر جلسہ گاہ نے پیش فرمایا۔

اس پروگرام کی نظم اول "تعریف کے قابل ہیں یارب تیرے دیوانے" کلام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ محترم مولوی رفیق احمد صاحب مدراسی مبلغ سلسلہ کوٹار تامل ناڈو نے خوش الحانی سے پیش فرمایا اور پھر مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ سرینگر نے بعنوان "مسلم جماعت احمدیہ کا مالی نظام" پر تقریر پیش فرمائی اور اس کے بعد ایک منظوم کلام "بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے" کلام حضرت مصلح موعود مکرم مقصود علی احمد خان صاحب نے مترنم آواز میں پیش کیا۔

بعد ازاں علی الترتیب تعارفی تقاریر ہوئیں۔ اور ہر مقرر نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے قبول کرنے پر اور جلسہ سالانہ میں بابرکت شمولیت اور غیر معمولی تائید و نصرت اور ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے خدا کا شکریہ ادا کیا اور احباب سے دُعا کی درخواست کی اُس تعارفی پروگرام میں مکرم لال محمد صاحب ویسٹ گوداوری آندھرا مکرم محمد مصطفیٰ ورنگل آندھرا، مکرم اقبال احمد صاحب اقبال کرناٹک، مکرم عبدالسبحان صاحب کرناٹک، مکرم مرزا حبیب اللہ صاحب بنگال عارضی معلم کلاس، مکرم مجیب الرحمٰن صاحب بنگال نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

دوسرا دن پہلا اجلاس

دوسرے دن کا پہلا اجلاس بوقت دس بجے زیر صدارت محترم عبدالباسط خان صاحب صوبائی امیر جماعت احمدیہ اڑیسہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید محترم احمد خیر صاحب آف ملیشیا متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے سورۃ النور رکوع ۷ سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی اور اس کا اردو ترجمہ خاکسار نسیم احمد طاہر مبلغ انچارج کلکتہ بنگال نے پیش کرنے کی توفیق پائی۔ نظم محترم مولوی ابن شفیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ کوئمبٹور تامل ناڈو نے "وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو" خوش الحانی سے پیش کی۔

دوسرے دن کی پہلی نشست کی پہلی تقریر بعنوان "برکات خلافت علی منہاج نبوت" پر محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المعلمین نے پیش فرمائی۔ جبکہ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون قادیان نے زیر عنوان "فیضان ختم نبوت جاری ہے" نہایت جامع تقریر پیش فرمائی۔ اس پروگرام کی تیسری اور آخری تقریر محترم مولانا محمد عمر صاحب فاضل انچارج مبلغ کیرالہ نے "اسلامی عبادات" کے عنوان پر نہایت ہی تفصیل اور جامعیت سے روشنی ڈالی۔ اور دوران تقاریر دو منظوم کلام بھی پیش ہوئے۔ مکرم مولوی عطاء اللہ نصرت صاحب انسپکٹر بیت المال آمد قادیان نے "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیش کیا۔ اور مکرم سفیر احمد صاحب آف پنگاڑی کیرلہ نے "اسلام سے نہ بھاگو راہ ھدیٰ یہی ہے" کلام سیدنا حضرت مسیح موعود

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کی دلیل ہے

دشمنوں کے شرّ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزانہ حفاظت کے ایمان افروز واقعات کا بیان

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲۱؍ستمبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۱؍تبوک ۱۳۸۰ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يٰٓاَيُّهَاالرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ. وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ . وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ. اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ﴾(سورة المائده :۶۸)

اے رسول! اچھی طرح پہنچادے جو تیرے ربّ کی طرف سے تیری طرف اتارا گیا ہے۔ اور اگر تُو نے ایسا نہ کیا تو گویا تُو نے اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ یقیناً اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس آیت کریمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عصمت کا وعدہ ہے یہ ظاہری وعدہ بھی ہے اور روحانی وعدہ بھی ہے۔ ظاہری معنی عصمت کا تو ہے جسم کو ہر قسم کے خطرات سے محفوظ کرنا اور غیر معمولی حالات میں معجزانہ طور پر حفاظت فرمانا۔ اور دوسرا معنی ہے عصمتِ معنوی یعنی نہایت ناپاک الزام جو دشمن تجھ پر لگاتے ہیں اللہ تعالیٰ تجھے ان سے بری الذمہ ثابت فرمادے گا۔

آیت کے نزول کا زمانہ خاص توجہ کے قابل ہے۔ ابن جریر، ابن کثیر، در منثور اور بحر المحیط میں لکھا ہے کہ آیت ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی تھی اور اسی آیت کے متعلق یہ بھی دوسرے مفسرین نے بیان کیا ہے کہ یہ مدینہ میں نازل ہوئی تھی۔ تو اس صورت میں ان دونوں چیزوں میں کیسے اطباق ہوگا۔ روح المعانی میں جو بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ پہلے یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی تھی اور پھر مدینہ میں دوبارہ نازل ہوئی تھی۔ اور مکہ میں پہلے نازل ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ زیادہ خطرہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مکی دور میں ہی تھا۔ پس مکّی دور میں اگر حفاظت کا وعدہ نہ ہوتا تو حضور اکرمؐ کے دل کو کیسے قرار ملتا۔ پس ضروری تھا کہ یہ آیت مکہ میں ضرور نازل ہوئی ہو اور ابن کثیر کی یہ رائے بالکل درست اور زیادہ قابل قبول ہے کہ مکہ میں نازل ہوئی ہے اور مدینہ میں پھر نازل ہوئی ہے۔ مدینہ میں جنگ بدر کے بعد جو خطرات درپیش ہوئے ہیں اُحد وغیرہ کے وہ سارے متقاضی ہیں کہ دوبارہ حفاظت کے وعدہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دل کو تسلی مل جائے۔

اس ضمن میں ابن عباس کی ایک حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا تو اس کی وجہ سے میرا دل گھبرایا اور مَیں نے سمجھ لیا کہ لوگوں کا ایک طبقہ مجھے جھٹلا دے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ ابوطالب ہر روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بنی ہاشم کے کچھ لوگ حفاظت کے لئے بھجوایا کرتے تھے۔ آپ بنو ہاشم سے تعلق رکھتے تھے اس لئے آپ کو اپنے قبیلہ پر زیادہ اعتماد تھا اور دشمن قبیلوں کے متعلق خطرہ تھا کہ وہ کسی وقت بھی حملہ کرسکتے ہیں۔ لیکن جب آیت ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "يَا عَمَّاهُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَصَمَنِى مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فَلَا اَحْتَاجُ مَنْ يَّحْرُسُنِىْ" یعنی اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مکہ ہی میں آیت نازل ہوچکی تھی اور اس کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے خود حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ پس اب میرے ساتھ کسی محافظ کو نہ بھیجا کریں۔

دوسرا نزول سن دو ہجری کا ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہو چکی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو نیند نہیں آ رہی تھی۔ حضور نے فرمایا کاش میرے صحابہ میں سے کوئی صالح نوجوان آج رات پہرہ دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اسی اثناء میں ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سنی۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کون ہے۔ تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ حضور مَیں ہوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم کیوں آئے ہو۔ انہوں نے عرض کی کہ حضور! میرے دل میں حضور کے بارہ میں کچھ خوف پیدا ہوا تھا اس لئے مَیں حضور کے پہرہ کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دعا دی اور پھر سو گئے۔

ایک اور روایت میں ہے پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ تو گویا کہ یہ دو دفعہ نازل ہوئی۔ ایک دفعہ مکہ میں ہو چکی تھی ایک مدینہ میں۔ آپ نے سر خیمہ سے باہر نکالا اور فرمایا آپ چلے جائیں فَقَدْ عَصَمَنِىَ اللّٰهُ ۔ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کا ذمہ لے لیا ہے۔ اور اگر یہ دوبارہ نزول کا ۲؍ہجری کا ہی واقعہ ہے تو اس کے بعد تمام غزوات جتنے بھی بڑے خوفناک غزوات تھے جو نہایت ہی خطرناک مواقع لے کے آئے تھے وہ سارے اس دوسرے نزول کے بعد کے واقعات ہیں۔ پس وہ لوگ جو اسے مدنی قرار دیتے ہیں ان کو بھی سمجھ لینا چاہئے کہ مدنی ہونے کے باوجود تمام خطرات تو اس آیت کے نزول کے بعد ہوئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ہر قسم کی بدنی اور معنوی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا تھا۔

اب ایک حدیث میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ لوگ پیاس کی شدت کی وجہ سے حضور سے آگے نکل گئے۔ پیاس کی شدت کی وجہ سے آگے نکلے، سوال یہ ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی وجہ سے پانی کی تلاش میں آگے نکلے تھے ورنہ یہ کوئی معنے نہیں کہ پیاس کی شدت کی وجہ سے آگے نکل گئے۔ حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ مَیں حضورؐ کی حفاظت کی غرض سے اس رات حضور کے ساتھ رہا۔ اس پر حضورؐ نے مجھے دعا دی اور فرمایا اللہ تمہاری حفاظت کرے جس طرح تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب الرجل يقول للرجل حفظک الله)

ایک روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی جاتی تھی۔ مگر جب آیت ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر خیمہ سے باہر نکالا اور فرمایا: اے لوگو! چلے جاؤ کیونکہ خدا تعالیٰ نے میری حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔

(ترمذی۔ کتاب التفسير)

اس ضمن میں ایک حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ مکہ کے اتنی آدمی تنعیم نامی پہاڑ سے اُتر کر حضورؐ اور آپؐ کے صحابہؓ پر اچانک حملہ کرنے کے لئے آئے لیکن سب کے سب پکڑے گئے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو بخش دیا۔

اب یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا عفوِ مجسم ہے کہ قتل کی نیت سے آئے تھے اور اچانک حملہ آور ہوئے تھے اور اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان کی جان بخشی فرمائی۔ کہتے ہیں کہ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے مکہ کی وادی میں

دشمنوں کے ہاتھ کو تم سے روک دیا اور تمہارے ہاتھ کو ان سے روک دیا بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو ان پر کامیابی بخشی تھی۔(صحیح مسلم، کتاب الجہاد)

ایک روایت میں ابو جہل کے ارادۂ قتل کا ذکر ملتا ہے۔ ابو جہل نے قریش کو کہا کہ محمد (ﷺ) ہمارے دین کے عیب نکالتا ہے، ہمارے آباء اور ہمارے بتوں کو گالیاں دیتا ہے اور میں خدا سے عہد کرتا ہوں کہ میں کل ضرور ایک پتھر کے ساتھ جس کو میں اٹھانے کی طاقت رکھتا ہوں محمد (ﷺ) کا سر اس وقت جب وہ سجدہ میں ہوں گے، کچل دوں گا۔ پس تم اس وقت میری حفاظت کرنا۔ اس کے بعد بنو عبد مناف جو چاہیں کرلیں۔ اس پر مشرکین نے کہا تُو جو چاہے کر، ہم تیری حفاظت نہیں کرسکیں گے۔ اگلی صبح ابو جہل نے جیسا پتھر کہا تھا ویسا پتھر لیا، پھر آنحضرت ﷺ کی انتظار کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے آئے تو نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ قریش دُور بیٹھے دیکھ رہے تھے کہ ابو جہل کیا کرتا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے سجدہ کیا تو ابو جہل نے پتھر اٹھایا اور آپ کی طرف چل دیا یہاں تک کہ جب وہ آپ کے قریب ہوا۔ تو وہ شکست خوردہ، ڈرا ہوا، ایسی حالت میں واپس آیا کہ اس کا رنگ اُڑا ہوا تھا۔ اور اس کے ہاتھ پتھر کے ساتھ شَل ہو چکے تھے۔ اور اس کی یہ کیفیت اس وقت تک رہی جب تک کہ اُس نے اُس پتھر کو پھینک نہ دیا۔ قریش مکہ اس کی طرف لپکے اور پوچھا: اے ابوالحکم! تمہیں کیا ہوا ہے۔ اس پر اس نے کہا کہ میں وہ کام کر گزرنے کے لئے جس کا تم سے ذکر کیا تھا، کھڑا ہوا اور جب میں اُس کے پاس پہنچا تو میری راہ میں ایک اونٹ حائل ہو گیا۔ بخدا میں نے اس اونٹ جیسا کسی اونٹ کا نہ سر دیکھا ہے نہ گردن اور نہ ایسی کچلیاں۔ چنانچہ مجھے خوف پیدا ہوا کہ وہ مجھے کھا لے گا۔(تلخیص از سیرت ابن ہشام۔ جلد اوّل)

سفر ہجرت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حفاظت۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت ﴿وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ﴾ کے تعلق میں بیان کرتے ہیں کہ ایک رات قریش مکہ نے باہم مشورہ کیا کہ صبح ہوتے ہی نبی کریم ﷺ کو گرفتار کرلیں گے اور بعض نے مشورہ دیا کہ قتل کردیں، بعض نے کہا کہ مکہ سے نکال دیں مگر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اس بات سے آگاہ فرمادیا۔ تب اس رات حضرت علیؓ آپؐ کے بستر پر سوئے اور نبی کریم ﷺ وہاں سے روانہ ہو کر غار تک پہنچ گئے اور مشرکین ساری رات حضرت علیؓ کو نبی کریم ﷺ سمجھ کر اُن کی نگرانی کرتے رہے اور صبح ہوتے ہی اُن پر حملہ کرنے کی ٹھان لی۔ مگر جب وہاں حضرت علیؓ کو پایا تو انہیں معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی تدبیر کو ناکام کردیا ہے۔ اور کہنے لگے: تمہارا ساتھی کہاں ہے؟۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا: مجھے معلوم نہیں۔ اس پر انہوں نے حضور ﷺ کا کھوج نکالنا شروع کیا اور جب پہاڑ تک پہنچے تو پاؤں کے نشانات ملنے ختم ہوگئے۔ پہاڑ تک پہنچنے سے مراد یہ ہے کہ اس پہاڑ پر آنحضرت ﷺ کے قدموں کے نشان اس سے آگے نہیں گئے، وہیں رک گئے اس لئے کھوجی نے کہا کہ لازماً آنحضرت ﷺ اسی پہاڑ پر ہیں۔ چنانچہ وہ پہاڑ پر چڑھے یہاں تک کہ غار کے قریب سے گزرے اور غار کے منہ پر مکڑی کا جالا دیکھا تو کہنے لگے: اگر آپؐ اس میں داخل ہوتے تو اس کے منہ پر مکڑی کا جالا نہ ہوتا۔ چنانچہ آپؐ اس غار میں تین دن تک رہے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند بنی ہاشم)

یعنی دشمن یہاں سے ناکام ہو کے واپس چلا گیا لیکن آنحضرت ﷺ اس غار میں ہی رہے تاکہ تین دن کے بعد پھر وہاں سے روانہ ہوں۔ اس ضمن میں بعض دوسرے ایسے لوگ تھے جن کا خیال تھا کہ رسول اللہ ﷺ اسی غار میں چھپے ہوئے ہیں اور بہر حال نکل کر مدینہ کی طرف جائیں گے۔ توانہوں نے اپنے طور پر تعاقب کا ارادہ کیا ہوا تھا۔

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ انہوں نے براء بن عازب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے باپ کے گھر آئے تو انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ جس رات آپؓ نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر کیا تھا، اُس کے کچھ واقعات بتایئے۔ آپؓ نے فرمایا: ہاں میں سناتا ہوں۔ ہم نے رات سے لے کر اگلے دن کی دوپہر تک سفر کیا۔ ہم نے ایک ویران راستہ اختیار کیا جس پر لوگ عام طور پر نہیں چلتے تھے۔ (دوپہر کے وقت) ہمیں ایک لمبی سی چٹان نظر آئی۔ آگے بڑھی ہوئی ہونے کی وجہ سے اُس کا سایہ تھا اور وہاں دھوپ نہیں آتی تھی۔ ہم وہاں اترے...... سورج ڈھلنے کے بعد ہم چل پڑے (تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ) سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم تو پکڑے گئے۔ حضورؐ نے فرمایا: ڈرو نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ ایک دفعہ غار میں فرمایا تھا لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا اور دوسری دفعہ پھر۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جان کے لئے نہیں ڈرے تھے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خاطر ڈر رہے تھے۔ ڈرو نہیں، اللہ ہمارے ساتھ ہے، پھر بھی اللہ ہمارے ساتھ ہی فرمایا، یعنی ہم دونوں کے ساتھ اللہ ہے۔ یہی ایک حدیث جو دونوں طرح برابر آئی ہے اس بات کی قطعی شہادت ہے کہ شیعوں کے سارے الزام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق جھوٹے اور لغو ہیں ورنہ رسول اللہ ﷺ اَللّٰهُ مَعِیْ کہتے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ نے کہا تھا ﴿إِنَّ مَعِيَ رَبِّي﴾ بجائے اس کے فرمایا ﴿إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾۔ اللہ ہم دونوں کے ساتھ ہے یعنی ہمارے ساتھ ہے۔ پھر حضورؐ نے سراقہ کے خلاف بددعا کی جس کے نتیجہ میں اُس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ اس کا پیٹ تک زمین میں دھنسنا، یہ بھی غور طلب بات ہے۔ وہاں کوئی دلدل تو نہیں تھی کہ جس میں گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس جاتا لیکن گھوڑا گرا ہے، لیٹ گیا ہے اور پیچھے مڑ کر جب حضرت ابو بکرؓ نے دیکھا تو یہی محسوس ہوا کہ وہ زمین میں دھنس چکا ہے۔ بہر حال حضور نے سراقہ کے خلاف بددعا کی جس کے نتیجہ میں اس کا گھوڑا یوں معلوم ہوا ہے جیسے زمین میں دھنس گیا ہے۔ اس پر سراقہ نے کہا: مجھے یقین ہے کہ آپ نے مجھے بددعا دی ہے، اب میرے لئے دعا کیجئے۔ میں آپ دونوں کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ میری درخواست ردّ نہ کریں۔ اب اس نے یہاں دونوں کو مخاطب کر کے کہا ہے صرف رسول اللہ ﷺ کی دعا پہ شاید پورا اعتبار نہیں تھا حضرت ابو بکر کے متعلق بھی کہا کہ وہ بھی میرے لئے دعا کریں۔

تب حضرت ابو بکرؓ نے نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ نے دعا کی۔ حضرت ابو بکرؓ اپنا مقام سمجھتے تھے اس لئے اس کے جواب میں خاموش رہے اور آنحضرت ﷺ کو موقع دیا کہ آپؐ اس کے لئے دعا کریں۔ سراقہ کی مصیبت ٹل گئی۔ اس کے بعد سراقہ جسے بھی ملتا اسے کہتا ادھر کچھ نہیں ہے، جو کوئی بھی اس سے ملتا اسے واپس لوٹا دیتا۔ حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ اس طرح اس نے ہمارے ساتھ کیا ہوا عہد نبھایا۔(بخاری۔ کتاب المناقب)

اب سراقہ کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ جھوٹ اس نے بولا ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک حضرت ابو بکر یا حضرت رسول اللہ ﷺ نے کوئی غلط بات نہیں کی۔ سراقہ تو غیر مسلم تھا اس نے جھوٹ بولا۔

ایک اور روایت میں ملتا ہے کہ سراقہ کو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تیرا کیا حال ہو گا جب کسریٰ کے سونے کے کنگن تیرے ہاتھ میں ہونگے۔ اور اس وقت وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا، اس قدر مجبوری کی حالت میں رسول اللہ ﷺ تن تنہا رستہ میں جا رہے ہیں، انتہائی خطرات ہیں، ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ کسریٰ کے کنگن سراقہ کے ہاتھ میں ہونگے اور ایسا ہی واقعہ ہوا پھر اور سراقہ اس وقت زندہ رہا جب تک کہ یہ حدیث پوری نہیں ہو گئی۔

ایک روایت میں ایک یہودیہ کے زہریلے گوشت کے متعلق روایت ملتی ہے۔ اب یاد رکھیں کہ یہ ساری روایات جتنی بھی ہیں یہ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ کے تابع بیان کی جا رہی ہیں۔ اسی آیت کے نیچے آپ کی حفاظت کا وعدہ تھا اور مختلف وقت میں، مختلف خطرناک اوقات میں یہ وعدہ بڑی شان سے پورا ہوتا رہا۔ آنحضرت ﷺ صدقہ تو نہیں کھاتے تھے مگر تحفہ قبول فرمالیا کرتے تھے۔ غزوہ خیبر کے موقع پر ایک یہودی عورت نے زہر ملا کر ایک بھونی ہوئی بکری آنحضرت ﷺ کو بطور تحفہ بھجوائی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں سے کچھ کھالیا اور باقی صحابہ نے بھی اس میں سے کچھ کھالیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا: اس کھانے سے ہاتھ روک لو کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ زہر آلودہ ہے۔ چنانچہ حضرت بشر بن البراء بن معرور انصاریؓ (کھانا کھانے سے) وفات پاگئے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے اس یہودی عورت سے پچھوایا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ اُس نے جواب دیا: اگر آپ سچے نبی ہیں تو میرا یہ فعل آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر آپؐ دنیاوی بادشاہ ہیں تو میں نے آپؐ سے لوگوں کو چھٹکارا دلانے کی خاطر یہ اقدام کیا ہے۔(سنن ابو داؤد۔ کتاب الدیات)

اب آنحضرت ﷺ کی بخشش کا اس سے بھی اندازہ فرمایئے کہ آپ کو غلبہ ہو چکا تھا مدینہ میں لیکن اس یہودی عورت کو جس نے زہر دے کر آپ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی آپ نے کوئی سزا نہ دلائی۔ مسند احمد بن حنبل میں ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب یہودی عورت سے اس فعل کا سبب پوچھا گیا تو وہ بولی یہ میں نے اس لئے کیا ہے کہ اگر تو آپ خدا کے نبی ہیں، تو خدا تعالیٰ آپ کو ضرور اس کی خبر کردے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو لوگوں کو آپ سے نجات مل جائے گی۔

اب جنگ حنین جو انتہائی خوفناک جنگ لڑی گئی ہے جس میں بہت ہی زبردست خطرات رسول اللہ ﷺ کو پیش آئے تھے وہ بھی ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ کی آیت کے نزول کے لازماً بعد ہوئی ہے خواہ اس کا آپ مکہ میں نازل ہونا سمجھیں یا مدینہ میں سمجھیں مگر اس میں تو شک ہی کوئی نہیں کہ جنگ حنین جنگ احد کی طرح اس آیت کے نزول کے بعد ہوئی ہے۔ ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت براء کے پاس آیا اور کہا: اے ابو عمارہ کیا تم جنگ حنین کے دن بھاگ کھڑے

ہوئے تھے۔ تو حضرت براء نے کہا میں نبی اکرم ﷺ کے بارہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہرگز نہیں بھاگے۔ اس نے پوچھا تھا ابو عمارہ سے کہ کیا تم بھاگے تھے تو اس نے آگے سے یہ جواب دیا ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے بارہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ ہرگز نہیں بھاگے، بلکہ بات یہ ہوئی کہ چند جوشیلے نوجوان بغیر کسی اسلحہ کے ہوازن قبیلہ کی طرف چل نکلے۔

اب یہاں روایات مختلف ہیں اور مشتبہ ہیں۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ بغیر ہتھیاروں کے قبیلہ کی طرف چل پڑے ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ بھگدڑ مچی ہے بہت زبردست تیر انداز تھے مقابل والے۔ اور ان کے تیروں سے گھبرا کر سواریاں الٹی ہیں اور یہاں تک آتا ہے کہ بعض دفعہ سواریوں کے بگٹٹ واپس بھاگنے کے نتیجہ میں کچھ لوگ نیچے کچلے بھی گئے اور وہ سواریاں ان کے قابو نہیں آرہی تھیں۔ اس حالت میں یہ حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ وہاں کھڑے تھے اور بڑے جوش کے ساتھ آپ یہ شعر پڑھ رہے تھے کہ:

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ　　　اَنَا ابْنُ عَبْدُالْمُطَلِبْ

کہ میں نبی ہوں اور بحیثیت نبی ہونے کے جھوٹ نہیں بولتا۔ اور اس وقت آپ کا زور سے یہ کہنا کہ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ یہ بات بھی ظاہر کرتا ہے کہ آپ نے باقی صحابہ کے بدلہ اپنی طرف توجہ مبذول کروادی۔ کیونکہ دشمن کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ہی دشمنی تھی نہ کہ دیگر صحابہ سے۔ اگر تھی تو آپ کی وساطت سے تھی۔ تو ساری توجہ ان سے ہٹا کر اپنی طرف کر دی کہ جس نے مارنا ہے یا کوئی قتل کی کوشش کرنی ہے تو میری طرف آئے۔

اس وقت ابوسفیان آپ کی خچر کی لگام پکڑ کر آگے آگے چل رہے تھے۔ آپؐ خچر سے نیچے اترے اور دعا کی اور لوگوں کو مدد کے لئے بلایا۔ ساتھ ساتھ آپؐ یہی کہتے جاتے:

أنا النبي لا كذب　　　أنا ابن عبدالمطلب

مَیں نبی ہوں اور اِس میں کوئی جھوٹ نہیں اور مَیں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ اب اپنی نصر اتار، اپنی مدد اتار، اے اللہ تو اپنی نصرت نازل فرما۔ حضرت براء کہتے ہیں کہ جب جنگ شدت اختیار کر جاتی تو ہم آنحضرت ﷺ کے جلو میں پناہ لیا کرتے تھے۔

(بخاری۔ کتاب الجہاد والسّیر)

اب دیکھئے رسول اللہ ﷺ دوسروں کو پناہ دیا کرتے تھے اس وقت آپ سے پیچھے ہونا محفوظ ہونے کی علامت تھا۔ آنحضرت ﷺ پر جو حملہ تھا اس کی تو اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا وعدہ کیا ہوا تھا اور آپؐ کے جلو میں جو صحابہ تھے وہ سارے محفوظ رہتے تھے۔ کہتے ہیں اور ہم میں سے بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو دوران جنگ آنحضرت ﷺ کے بالکل قریب ہوتا تھا کیونکہ سب سے گھمسان کی جنگ وہیں ہوتی تھی جہاں آنحضرت ﷺ کا وجود تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی حفاظت کے وعدہ کے تعلق میں اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں:

"ایک دفعہ کا ذکر ہے جبکہ مَیں سیالکوٹ میں تھا تو ایک دن بارش ہو رہی تھی۔ جس کمرہ کے اندر مَیں بیٹھا ہوا تھا اُس میں بجلی آئی، سارا کمرہ دھوئیں کی طرح بھر گیا اور گندھک کی سی بُو آتی تھی لیکن ہمیں کچھ ضرر نہ پہنچا"۔ وہ بجلی پڑی ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے صحابہ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکی۔ عین "اُسی وقت وہ بجلی ایک مندر پر گری جو کہ تیجا سنگھ کا مندر تھا اور اُس میں ہندوؤں کی رسم کے مطابق طواف کے واسطے پیچ در پیچ ارد گرد دیوار بنی ہوئی تھی اور وہ اندر بیٹھا ہوا تھا۔ بجلی ان تمام چکروں میں سے ہو کر اندر جا کر اُس پر گری اور وہ جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہو گیا۔ دیکھو وہی بجلی کی آگ تھی جس نے اُس کو جلا دیا مگر ہم کو کچھ ضرر نہیں دے سکی کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی"۔ (الحکم ۱۰/جون ۱۹۰۷ء)

اسی حفاظت کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعض اور واقعات بھی بیان کرتے ہیں:

"ایک دفعہ ایک بچھو میرے بستر کے اندر لحاف کے اندر چلتا ہوا پکڑا گیا اور دوسری دفعہ لحاف کے ساتھ مرا ہوا پایا گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اُس کے ضرر سے محفوظ رکھا۔

(الحکم ۱۰/جون ۱۹۰۷ء)

اس ضمن میں مَیں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت تھی کہ بستر کو اوپر کا کپڑا اتار کر اچھی طرح دیکھ لیا کرتے تھے اور اسی دیکھنے کے نتیجہ میں ابھی بھی بہت سے خطرات سے انسان بچ سکتا ہے۔ چنانچہ مَیں نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا ہے اور کئی مواقع پر جب لحاف کو دیکھا تو کوئی خطرناک چیز، کوئی جانور، کوئی خطرناک مکڑی وغیرہ اندر پھر رہے تھے۔ تو خدا تعالیٰ نے مجھے ان کے عذاب سے بچالیا مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معاملہ میں تو خدا تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ وہ بچھو مرا ہوا پایا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت ہی غافل طبیعت کے تھے۔ آپ کی نظروں میں بھی ایک قسم کی غفلت تھی، ایک مدہوشی سی پائی جاتی تھی اور اتنی سادگی تھی کہ پتہ ہی نہیں چلتا تھا اپنے متعلق کہ مجھے کیا خطرہ درپیش ہے۔ ایک اور شخص نے ایک دفعہ دیکھا اور بتلایا کہ آپ کے دامن میں آگ لگ گئی ہے۔ اب دامن کو آگ لگے تو سب سے پہلے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پتہ ہونا چاہئے تھا مگر کسی شخص نے دیکھا اور اس نے کہا کہ آپ کے دامن کو آگ لگ گئی ہے۔ "آگ کی گرمی اور سوزش کے واسطے بھی کئی ایک اسباب ہیں اور بعض اسباب مخفی در مخفی ہیں جن کی لوگوں کو خبر نہیں اور خدا تعالیٰ نے وہ اسباب اب تک دنیا پر ظاہر نہیں کئے جن سے اس کی سوزش کی تاثیر جاتی رہے۔ پس اس میں کون سی تعجب کی بات ہے کہ حضرت ابراہیم پر آگ ٹھنڈی ہو گئی۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۲۶ طبع جدید)

اس ضمن میں مَیں نے انڈونیشیا کے سفر کے واقعات بیان کئے تھے جس طرح حضرت مولوی رحمت علی صاحبؓ کو آگ پر غلبہ عطا ہوا تھا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام تھا کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ ایک موقع پر وہ عمارت مَیں نے خود جا کے دیکھی ہے، بہت تیزی سے آگ لگی ہے۔ لکڑی کے مکان تھے ان کو جلاتی ہوئی وہ مولوی رحمت علی صاحب کے مکان تک، عین کنارے تک پہنچی جس کی ایک طرف کی دیوار بھی جھلس گئی اور نیچے سے لوگ شور مچاتے رہے کہ مولوی صاحب اتر جائیں نیچے، بس کریں اب، مولوی صاحب نے فرمایا بالکل نہیں آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔ چنانچہ اچانک ایک بڑے زور سے بجلی کڑکی اور بدلی برسی ہے، اس زور سے بارش ہوئی ہے کہ وہ ساری آگ وہیں خود جل کر راکھ ہو گئی اور حضرت مولوی رحمت علی صاحب کا بال بھی بیکا نہیں ہوا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام بڑی شان سے پورا ہوا ہے اور بار بار ہوا ہے کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔

اب کس طرح اللہ تعالیٰ بدلی کا سایہ ساتھ ساتھ کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ کے زمانہ کی بات تو پرانی تھی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کا ایک چھوٹا سا واقعہ ہے۔ صاف پتہ چلتا ہے کہ بدلیاں بھی آپ کے آرام کے لئے آپ کے ساتھ ساتھ چلا کرتی تھیں۔ حضرت امّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مَیں کسی سفر سے واپس قادیان آرہا تھا تو مَیں نے بٹالہ سے یکہ کرایہ پر لیا۔ اس میں ایک ہندو سواری بھی بیٹھنے والی تھی۔ جب ہم سوار ہونے لگے تو وہ جلدی سے اُس رُخ پر چڑھ گیا جو سورج کے دوسری جانب تھا اور مجھے سورج کے سامنے بیٹھنا پڑا۔ جب ہم شہر سے نکلے تو ناگاہ بادل کا ایک ٹکڑا اٹھا اور میرے اور سورج کے درمیان آگیا اور ساتھ ساتھ آیا۔ (سیرۃ المہدی۔ جلد اوّل۔ صفحہ ۵)۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سورج کی تپش سے اس بدلی نے جو ساتھ ساتھ چل رہی تھی نجات دی۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات ہیں:

"يَرْحَمُكَ رَبُّكَ وَيَعْصِمُكَ مِنْ عِنْدِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَعْصِمُكَ النَّاسُ، يَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَعْصِمُكَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِيْنَ" ۔ تیرا ربّ تجھ پر رحمت کرے گا اور اپنی جناب سے تیری حفاظت کا سامان کرے گا۔ اگرچہ لوگ تیری حفاظت نہ کریں، اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے تیری حفاظت کرے گا۔ اگر زمین کے لوگوں میں سے کوئی بھی تیری حفاظت نہ کرے۔

۱۹۰۰ء کا ایک الہام ہے "يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّقْتُلُوْكَ يَعْصِمُكَ اللّٰهُ يَكْلَؤُكَ اللّٰهُ. اِنِّیْ حَافِظُكَ عِنَايَةُ اللّٰهِ حَافِظُكَ"۔ وہ چاہتے ہیں تجھے قتل کر دیں۔ اللہ تیری حفاظت کرے گا اور تیری نگہبانی خود کرے گا۔ پھر اپنی طرف ضمیر پھیرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "مَیں تیری حفاظت کرنے والا ہوں۔ اللہ کی عنایت تیری محافظ ہے"۔

"يَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنَ الْعِدَآءِ وَيَسْطُوْ بِكُلِّ مَنْ سَطَا حَلَّ غَضَبُهٗ عَلَى الْاَرْضِ"۔ خدا تجھے دشمنوں سے بچائے گا اور اس شخص پر حملہ کرے گا جو ظلم کی راہ سے تیرے پر حملہ کرے گا۔ اس کا غضب زمین پر اتر آیا ہے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ کی تفسیر میں پہلے تو سادہ سا ایک لفظ میں اس کا ترجمہ بیان فرماتے ہیں خدا تجھے ان لوگوں کے شر سے بچائے گا جو تیرے

قتل کرنے کی گھات میں ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کا ثبوت ہے کیونکہ قرآن کریم جب تک آنحضرت ﷺ کو پوری زندگی خطرات میں سے گزر کر نہیں ملی کہ ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ﴾ کا اعلان کر سکیں اس وقت تک قرآن کریم نازل ہوتا رہا۔ وہ مکمل ہوا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی طرف بلاوا آیا اور اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ یہی فقرہ کہتے رہے کہ ”فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی، فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی“ کہ مَیں اپنے اعلیٰ دوست کی طرف جانا چاہتا ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا تھا کہ مزید زندگی چاہتے ہو یا بس۔ پس حضرت رسول اللہ ﷺ نے جواب میں یہی فرمایا کہ مجھے مزید زندگی کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔ جو کام تھا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورا ہو چکا ہے، قرآن نازل ہو گیا، آپ کی حفاظت کا وعدہ پورا ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ نے خود ہی واپسی کی تمنا کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضمن میں یہ بھی فرماتے ہیں کہ ”پہلی کتابوں میں یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخر الزمان کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہوگا“۔ مجھے سر دست تو اس وقت یاد نہیں ورنہ پہلے ہی آپ کے لئے حوالہ نکال لیتا۔ پہلی نبیوں کی پیشگوئی ایسی ضرور ہو گی جس میں یہ ذکر ہو گا۔ اگلی دفعہ خطبہ میں اگر ربوہ سے اطلاع آگئی کہ وہ کن انبیاء کی پیشگوئی تھی تو انشاء اللہ مَیں آپ کے سامنے پیش کر دوں گا۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرتؐ کے ساتھ جو حفاظت کا وعدہ بڑی شان کے ساتھ پانچ مواقع پر پورا ہوا ہے۔ مواقع تو بے شمار تھے مگر پانچ خاص مقامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چنے ہیں اور اسی طرح پانچ اپنے متعلق بھی واقعات بیان فرمائے ہیں کہ جس طرح خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خاص موقعوں پر حفاظت کا انتظام فرمایا اسی طرح مجھ عاجز غلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی برکت سے غیر معمولی خطرات کے وقت حفاظت میں رکھا۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

”یاد رہے کہ پانچ موقعے آنحضرت ﷺ کے لئے نہایت نازک پیش آئے تھے جن میں جان کا بچنا محالات سے معلوم ہوتا تھا۔ اگر آنجناب در حقیقت خدا کے سچے رسول نہ ہوتے تو ضرور ہلاک کئے جاتے۔ ایک تو وہ موقعہ تھا جب کفار قریش نے آنحضرت ﷺ کے گھر کا محاصرہ کیا اور قسمیں کھالی تھیں کہ آج ہم ضرور قتل کریں گے“۔ یہ وہ واقعہ ہے جو حضرت علیؓ کو رسول اللہ ﷺ پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ ”دوسرا وہ موقعہ تھا جب کہ کافر لوگ اس غار پر معہ ایک گروہ کثیر کے پہنچ گئے تھے جس میں آنحضرت ﷺ مع حضرت ابو بکر کے چھپے ہوئے تھے۔ تیسرا وہ نازک موقعہ تھا جبکہ اُحد کی لڑائی میں آنحضرت ﷺ اکیلے رہ گئے تھے اور کافروں نے آپؐ کے گرد محاصرہ کر لیا تھا اور آپؐ پر بہت سی تلواریں چلائیں مگر کوئی کارگر نہ ہوئی۔ یہ ایک معجزہ تھا۔ چوتھا وہ موقعہ تھا جبکہ ایک یہودیہ نے آنجناب کو گوشت میں زہر دیدی تھی۔ اور وہ زہر بہت تیز اور مہلک تھی اور بہت وزن اُس کا دیا گیا تھا۔ پانچواں وہ خطرناک موقع تھا جبکہ خسرو پرویز شاہ فارس نے آنحضرت ﷺ کے قتل کے لئے مصمم ارادہ کیا تھا اور گرفتار کرنے کے لئے اپنے سپاہی روانہ کئے تھے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ان تمام پُر خطر موقعوں سے نجات پانا اور ان تمام دشمنوں پر آخر کار غالب ہو جانا ایک بڑی زبردست دلیل اس بات پر ہے کہ در حقیقت، آپؐ صادق تھے اور خدا آپؐ کے ساتھ تھا۔“

(روحانی خزائن جلد ۲۲۔ حاشیہ۔ صفحہ ۲۶۳۔۲۶۴)

اس کے بعد اپنے متعلق فرماتے ہیں:

”یہ عجیب بات ہے کہ میرے لئے بھی پانچ موقعے ایسے پیش آئے تھے جن میں عزت اور جان نہایت خطرہ میں پڑ گئی تھی“۔ اب یہاں عصمت کا جو مَیں نے ترجمہ کیا تھا معنوی معنوں میں عزت کے لحاظ سے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس تحریر سے اس کی تائید کرتے ہیں کہ صرف جان کو خطرہ نہیں تھا عزت کو بھی خطرہ تھا اور ﴿یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ﴾ میں دونوں وعدے موجود ہیں۔ اوّل وہ موقع جبکہ میرے پر ڈاکٹر مارٹن کلارک نے خون کا مقدمہ کیا تھا۔ دوسرے وہ موقعہ جبکہ پولیس نے ایک فوجداری مقدمہ مسٹر ڈوئی صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی کچہری میں میرے پر چلایا تھا۔ تیسرے وہ فوجداری مقدمہ جو ایک شخص کرم الدین نام نے بمقام جہلم میرے پر کیا تھا۔ چوتھے وہ فوجداری مقدمہ جو اسی کرم دین نے گورداسپور میں میرے پر کیا تھا۔ پانچویں جب لیکھرام کے مارے جانے کے وقت میرے گھر کی تلاشی کی گئی اور دشمنوں نے ناخنوں تک زور لگایا تھا تا مَیں قاتل قرار دیا جاؤں۔ مگر وہ تمام مقدمات میں نامراد رہے۔“ (روحانی خزائن جلد ۲۲۔ حاشیہ۔ صفحہ ۲۶۳)

اب یہ بھی عظیم واقعہ ہے کہ لیکھرام کے قاتل کی تلاش میں آریہ شور مچا رہے تھے کہ ہمارا قاتل مرزا غلام احمد ہے اور ان کی تلاشی لی جائے۔ چنانچہ اچانک تلاشی کے لئے سپرنٹنڈنٹ پولیس وہاں خود پہنچا جو انگریز تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حال تھا کہ خود ہی اپنے تمام خطوط اور خط وکتابت جن کے لئے وہ سرگرداں تھا کہ کسی طرح میرے ہاتھ آجائیں، خود ہی ان کے سامنے پیش کر دیئے اور کہا کہ اس صندوقچی میں یہ بھی پڑا ہے، یہ بھی پڑا ہے، یہ بھی پڑا ہے۔ مکمل اپنی خط وکتابت، دوسروں کے خط تھے یا اپنے خط دوسروں کے نام تھے وہ اس کے سامنے کھول کر رکھ دیئے۔ اور اس نے سب کا مطالعہ کیا اور کسی ایک میں ایک ادنیٰ سی جگہ بھی کوئی شبہ کی نہ پائی۔

اس موقع کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی نے ڈرایا تھا اور یہ کہا تھا کہ فلاں تھانیدار جو بڑا سخت متعصب ہے یہ غالباً شیخ نیاز محمد صاحب کے والد صاحب تھے کہ اس نے عہد کیا ہے کہ مَیں مرزا صاحب پر ہاتھ ڈالوں گا اور دیکھوں گا کہ کون میرے ہاتھ سے آپ کو بچا سکتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ بات سنی تو ٹیک لگا کر سر کے نیچے ہاتھ رکھ کر اٹھ بیٹھے اور کہا کون ہے جو خدا کے شیروں پر ہاتھ ڈال سکتا ہے۔ وہ ہاتھ کاٹا جائے گا۔ چنانچہ بالکل ایسا ہی ہوا۔ اس کے ہاتھ کو ایک ایسی بیماری ہوئی کہ اس کا اور کوئی علاج ڈاکٹروں کے پاس نہیں تھا سوائے اس کے کہ ہاتھ کاٹا جاتا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے، اپنے آقا کی برکت سے، قدم قدم آپ کے معجزات رسول اللہ ﷺ کے معجزات کے پیچھے چل رہے ہیں۔

اب مَیں اس نسبتاً مختصر خطبہ کے بعد کیونکہ مَیں نے بہت سی روایات جو بہت فرضی روایات داخل ہو گئی ہیں ابن ہشام وغیرہ کی وہ مَیں نے بیچ میں سے نکال دی ہیں۔ مَیں صرف وہی روایات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو قطعی اور یقینی ہوں تاکہ آپ بھی بڑی جرأت کے ساتھ اس کو دشمن کے سامنے پیش کر سکیں۔ اب اس مختصر خطبہ کے بعد میں آخری خطبہ ثانیہ دیتا ہوں۔

بقیہ صفحہ: (12)

اور آپ کے لائے ہوئے دین کے مددگاروں میں تلاش کر۔ ہاں اے وہ شخص جو محمد کی شان اور آپکے کھلے کھلے نور کا منکر ہے اگرچہ اس زمانہ میں کرامت کا وجود عُنقا ہو رہا ہے مگر آ اور ہم محمد کے غلاموں کے سامنے آکر اُس کا مشاہدہ کر“۔ چنانچہ سیدنا حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے اس وعیدی اور انذاری اعلان کے باوجود یہ گستاخ رسولؐ بجائے اس کے کہ باز آجاتا اور اسلام اور بانیٔ اسلام کی شان میں توہین آمیز بیانات سے گریز کرتا مسلسل اپنی گستاخیوں بدزبانیوں میں دن بدن بڑھتا ہی چلا گیا حتیٰ کہ نشان عبرت کے اظہار کے لئے تقدیر کی چکی چل پڑی ایک بار پھر باذن اللہ ۲؍اپریل ۱۸۹۳ء کو حضور علیہ السلام نے اشتہار کے ذریعہ اس سلسلہ میں فیصلہ کن اعلان جو کیا اُس کا خاص تعلق اس ماہ مقدس رمضان المبارک سے ہی ہے۔ فرمایا:

”آج جو ۲؍اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴؍ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ پر سے خون ٹپکتا ہے میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا ہے۔ میں نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے گویا انسان نہیں ملائک شداد غلاظ میں سے ہے اور اسکی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور میں اس کو دیکھتا ہی تھا کہ اُس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے اور ایک شخص کا نام لیا کہ وہ کہاں ہے۔ تب میں نے اس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے شخص کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے مگر مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ دوسرا شخص کون ہے۔“

قارئین کرام! اس دُشمن اسلام نے عین الٰہی اشارہ کے مطابق اپنے کئے کے انجام کو بھی پالیا ہاں ہاں وہ الٰہی اشارہ جو کہ اسی بابرکت ماہ رمضان میں ہی اللہ کے پیارے مامور من اللہ کو ہوا تھا اور ایک دُنیا نے بھی دیکھ لیا کہ خدائے ذُوالجلال نے کیا فیصلہ کیا۔ قصہ مختصر کچھ اس طرح سے ہے کہ حضرت امام الزماں علیہ السلام کی پیشگوئی سے پانچویں سال یعنی ۶؍مارچ ۱۸۹۷ء کو عید الاضحیٰ کے دوسرے دن حضرت مرزا صاحب کی دن دُگنی رات چوگنی ترقی دیکھتا ہوا شخص مذکور کسی نامعلوم ہاتھ سے قتل ہو کر اسلام کی صداقت پر مہر ثبت کرتا ہوا اور اپنے ارمانوں کو دل میں لئے ہوئے اس جہاں سے رُخصت ہوا۔

پس ماہ رمضان المبارک میں امام ربانی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملی ہوئی اس منذر وعیدی پیشخبری کا وقت پر تمام تر شان کے ساتھ وقوع پذیر ہونا یقیناً جہاں صاحب ایمان حضرات کے لئے باعث مسرت و شادمانی ہے وہاں پر دیگر بنی نوع انسان خاص کر متلاشیان حق و صداقت کے لئے باعث عبرت اور حیرت انگیز درس ہے۔

تقریر برموقع انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء

ملینیم سکیم

اور جماعت احمدیہ کا والہانہ لبیّک

(نصیر احمد قمر - ایڈیشنل وکیل الاشاعت - لندن)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ﴾(سورۃ الصف: ۱۰)

"یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کردے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے ...... اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعودؑ کے وقت میں ظہور میں آئے گا"۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۹۱)

اس عالمگیر غلبۂ اسلام کے لئے فتح اسلام کا جو عظیم الشان منصوبہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمایا اس کی پانچ شاخوں میں سے ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے اور دوسری شاخ اشتہارات کے جاری کرنے کا سلسلہ ہے۔

حضور علیہ السلام نے جس محنت اور جانفشانی کے ساتھ، اپنا جگر خون کر کے احیاء دین اور اعلاء کلمۂ اسلام کے لئے دن رات ایک کیا اور اس منصوبہ کی ہر شاخ کو پروان چڑھایا اس کی تفصیلات کا تو یہ موقعہ نہیں۔ آپ صرف اس بات سے اندازہ لگائیں کہ سو سال پہلے ہندوستان کے ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان میں بیٹھ کر، اس زمانے کی مشکلات اور کئی قسم کی مالی تنگیوں کے باوجود، حضور علیہ السلام نے تن تنہا متعدد نہایت بلند پایہ علمی تصنیفات کے علاوہ ہزار ہا اشتہارات شائع کر کے دنیا بھر میں بھجوائے۔ ۱۸۹۰ء تک آپ بیس ہزار سے زیادہ اشتہارات "اسلامی حجتوں کو غیر قوموں پر پورا کرنے کے لئے" شائع فرما چکے تھے۔

'ازالہ اوہام' میں جو ۱۸۹۱ء کی تصنیف ہے آپ فرماتے ہیں کہ:

"یہ عاجز اسی قوت ایمانی کے جوش سے عام طور پر دعوت اسلام کے لئے کھڑا ہوا اور بارہ ہزار کے قریب اشتہارات دعوت اسلام رجسٹری کرا کر تمام قوموں کے پیشواؤں اور امیروں اور والیانِ ملک کے نام روانہ کئے۔ یہاں تک کہ ایک خط اور ایک اشتہار بذریعہ رجسٹری گورنمنٹ برطانیہ کے شہزادہ ولی عہد کے نام بھی روانہ کیا اور وزیر اعظم تخت انگلستان گلیڈسٹون کے نام بھی ایک پرچہ اشتہار اور خط روانہ کیا گیا۔ ایسا ہی شہزادہ بسمارک کے نام اور دوسرے نامی امراء کے نام مختلف ملکوں میں اشتہارات و خطوط روانہ کئے گئے ...... اور ظاہر ہے کہ یہ کام بجز قوت ایمانی کے انجام پذیر نہیں ہو سکتا"۔(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۵۶ حاشیہ)

اور آئینہ کمالات اسلام میں جو ۱۸۹۲ء کی تصنیف ہے آپ فرماتے ہیں کہ آپ نے:

"بارہ ہزار کے قریب خط اور اشتہار الہامی برکات کے مقابلہ کے لئے مذاہب غیر کی طرف روانہ کئے۔ بالخصوص پادریوں میں سے شاید ایک بھی نامی پادری یورپ اور امریکہ اور ہندوستان میں باقی نہیں رہا ہو گا جس کی طرف خط رجسٹری کر کے نہ بھیجا ہو"۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۸)

دسمبر ۱۹۰۰ء تک اکیس برس کے عرصہ میں براہین احمدیہ سے لے کر آپ نے چالیس کتب تالیف فرمائی تھیں اور ساٹھ ہزار کے قریب اشتہارات شائع فرما چکے تھے۔

(دیکھئے اربعین نمبر ۳، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۸)

آپؑ کی زندگی میں صرف اشتہارات کی کُل تعداد اشاعت کا اندازہ ۷۸ سے ۸۰ ہزار کا ہے۔

آپؑ نے جو اشتہارات شائع فرمائے ان میں بڑے اور لمبے اشتہارات بھی تھے اور چھوٹے بھی۔ بعض اتنے چھوٹے کہ جلی قلم سے بھی لکھے جائیں تو A5 سائز کے ایک صفحہ پر آ سکتے ہیں۔ بعض اشتہارات صرف چند سطروں کے ہیں۔ لیکن حق و حکمت سے بھرپور ان مختصر کلمات میں وہ نورانیت، وہ قوت اور شوکت ہے کہ اس سے جھوٹ اور شرک کے بلند و بالا قلعے زمین بوس ہوتے چلے جاتے ہیں۔

آپؑ کے دل میں شدید تڑپ تھی کہ دنیا میں خدا کی سچی توحید قائم ہو اور شرک کا خاتمہ ہو۔ آپؑ نے اس کے لئے ہر ممکن ذریعہ کو اختیار فرمایا۔ کبھی فرمایا: "مَیں کس دف سے" منادی کروں تا لوگوں کو علم ہو کہ ان کا ایک زندہ خدا ہے۔ کبھی فرمایا "ہمارے بس میں ہو تو فقیروں کی طرح" گھر گھر دستک دے کر اسلام کا زندگی بخش پیغام دیں۔ ایک دفعہ آپ کے ایک صحابی ایک مناظرہ میں کامیابی کی خوشخبری لے کر آئے تو حضورؑ نے فرمایا کہ "مَیں نے تو یہ سمجھا کہ یہ خبر لائے ہیں کہ گویا یورپ مسلمان ہو گیا"۔

☆......☆......☆......☆

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہا یہ فرمایا ہے کہ آپ کے عہد خلافت کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک دور سے بہت سی مماثلتیں حاصل ہیں۔ سو سال پہلے کی تاریخ ایک نئے رنگ میں اس عہد خلافت میں دہرائی جا رہی ہے۔ اور مسیح پاک علیہ السلام کے الہامات اور آپؑ کی دعاؤں کا فیض ایک نئی شان سے اس دور میں جلوہ نمائی فرما رہا ہے۔

آج سے سو سال پہلے ۱۹۰۱ء تک گو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے اشتہارات اور چند کتب انگریزی میں ترجمہ ہو کر یورپ اور امریکہ میں پہنچ چکی تھیں۔ لیکن آپ کا منشاء تھا کہ مغربی ممالک تک اسلام کی آواز پہنچانے کے لئے ایک ماہوار انگریزی رسالہ کا اجراء عمل میں لایا جائے جس میں خاص طور پر ان مضامین کے تراجم شائع ہوں جو تائید اسلام میں خود حضور علیہ السلام کے قلم سے نکلتے ہوں۔

چنانچہ اسی سال ۱۵؍ جنوری ۱۹۰۱ء کو آپ نے ایک انگریزی رسالہ کے اجراء کا اعلان فرمایا جو بعد میں ریویو آف ریلیجنز کے نام سے شائع ہوا۔

اور اسی سال حضور علیہ السلام کی کتب کے انگریزی تراجم کے لئے ایک مستقل ادارہ "انجمن اشاعت اسلام" کے نام سے قائم کیا گیا۔

اور یہی وہ سال ہے جس میں ۱۵؍ نومبر ۱۹۰۱ء کو حضور علیہ السلام نے فونوگراف کو تبلیغ اسلام کے ایک ذریعہ کے طور پر استعمال فرمایا۔

یہ الٰہی تصرف ہے کہ آج سو سال بعد وہی عالمگیر اشاعت اسلام کی آسمانی مہم عظیم الشان نئے سنگ میل طے کرتے ہوئے اکیسویں صدی میں داخل ہو رہی ہے اور اشاعت دین کے لئے تمام جدید ایجادات اور اسباب اور وسائل کو استعمال کیا جا رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ معارف و حقائق قرآنی اور صداقت اسلام کے دلائل و براہین ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج ہو رہے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی طرف سے برطانیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۹۹ء کے موقع پر منعقد ہونے والی انٹرنیشنل مجلس شوریٰ میں یہ تجویز پیش ہوئی کہ تمام دنیا خصوصاً عیسائی دنیا ۲۰۰۰ء کو ملینیم سال کے طور پر منا رہی ہے۔ جماعت احمدیہ بھی اس مناسبت سے ملینیم کے آغاز یعنی ۲۰۰۱ء کے لئے کوئی خصوصی پروگرام بنائے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس پر فرمایا کہ جماعت کے پروگرام تو ایک جاری و ساری سلسلہ ہے۔ مختلف زبانوں میں لٹریچر کی تیاری اور تراجم کے کام کو تیز کیا جائے اور یہ جو شمسی کیلنڈر کو حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے وابستہ کیا گیا ہے تو جماعت کے لئے یہ مناسب ہے کہ وہ نئے ملینیم کے پہلے سال یعنی ۲۰۰۱ء میں کثرت سے لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ دنیا کی کم سے کم 1/10 آبادی تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچائے اور وہ لوگ جو مسیح کی آمد ثانی کے منتظر ہیں انہیں بتایا جائے کہ مسیح موعود کی بعثت ہو چکی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ نے تفصیل سے ہدایات ارشاد فرمائیں کہ کس نہج پر یہ کام کیا جائے۔

☆......☆......☆......☆

حقیقت یہ ہے کہ یہ اتنا بڑا کام ہے کہ بظاہر ناممکن دکھائی دیتا تھا کہ بہت سے ممالک میں گنتی کے چند احمدی ہزار ہا میل کے رقبہ پر پھیلے ہوئے اپنے سے سینکڑوں، ہزاروں بلکہ بعض صورتوں میں لاکھوں گنا افراد تک کس طرح پیغام کو پہنچائیں گے۔

لیکن اس خدا نے جو تمام قدرتوں اور طاقتوں کا مالک ہے اور جو خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کا حامی و پشتیبان ہے ﴿وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ﴾ کے اپنے وعدہ کے مطابق اس تحریک کو بھی غیر معمولی برکت عطا فرمائی اور جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

"جب ایک عظیم الشان آدمی خلعتِ خلافت پہن کر اور کلام الٰہی سے شرف پا کر زمین پر نزول فرماتا ہے روح القدس خاص طور پر اس خلیفہ کو ملتی ہے۔ اور جو اس کے ساتھ ملائکہ ہیں وہ تمام دنیا کے مستعد دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں۔ تب دنیا میں جہاں جہاں جوہر قابل پائے جاتے ہیں سب پر اس نور کا پَرتو پڑتا ہے اور تمام عالَم میں ایک نورانیت پھیل جاتی ہے۔ اور فرشتوں کی پاک تاثیر سے خود بخود دلوں میں نیک خیال پیدا ہونے لگتے ہیں۔ اور توحید پیاری معلوم ہونے لگتی ہے۔ اور سیدھے دلوں میں راست پسندی اور حق جوئی کی ایک روح پھونک دی جاتی ہے۔ اور کمزوروں کو طاقت عطا کی جاتی ہے۔ اور ہر طرف ایسی ہوا چلنی شروع ہو جاتی ہے کہ جو اس مصلح کے مدعا اور مقصد کو مدد دیتی ہے۔ ایک پوشیدہ ہاتھ کی تحریک سے خود بخود لوگ صلاحیت کی طرف کھسکتے چلے آتے ہیں اور قوموں میں ایک جنبش سی شروع ہو جاتی ہے .... اور درحقیقت یہ فرشتے اس خلیفۃ اللہ سے الگ نہیں ہوتے۔ اسی کے چہرہ کا نور اور اُسی کی ہمت کے آثار جلیّہ ہوتے ہیں جو اپنی قوت مقناطیسی سے ہر ایک مناسبت رکھنے والے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں ......"۔

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۲، ۱۳ حاشیہ)

چنانچہ کمزوروں کو طاقت دی گئی اور آسمان

سے اس تحریک کے مقصد اور مدعا کو مدد دینے کے لئے ایک ایسی ہوا چلنی شروع ہوئی جس کے نتیجہ میں غیب سے راہیں کھلنے لگیں۔ راست پسند، حق جُو اور مستعد دلوں میں فرشتوں کی پاک تاثیر سے ایک جنبش پیدا ہوئی اور بہت سے ممالک کے اخبارات میں جماعت کے متعلق نہایت عمدہ رنگ میں مضامین اور خبریں شائع ہوئیں اور ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کے پیغام کو بھرپور کوریج ملی۔

☆......☆......☆......☆

اس تحریک کے اعلان کے ساتھ ہی ملک ملک میں جماعتوں نے بڑی محنت کے ساتھ، بڑے گہرے غور و فکر کے ساتھ، باہمی مشورے کر کے اس ٹارگٹ کو حاصل کرنے کے لئے ٹھوس منصوبے بنائے۔ کئی ممالک میں خواندگی کا معیار بہت کم ہے اور پڑھنے لکھنے کی طرف عوام کا رجحان نہیں۔ اسی طرح کئی ممالک میں جماعت کے افراد کی تعداد ملک کی وسعت اور آبادی کے تناسب سے اتنی کم ہے کہ ان کے لئے عملاً یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ کثیر تعداد میں لٹریچر طبع کر کے گھر گھر جا کر تقسیم کر سکتے۔ چنانچہ 1/10 آبادی تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے دیگر ذرائع مثلاً ملکی اخبارات ورسائل میں اعلانات، اشتہارات اور مضامین کی اشاعت، ریڈیو اور ٹی وی پر پروگرام اور پبلک جلسوں میں تقاریر، بک فیئرز، بک سٹالز اور مختلف میلوں اور نمائش گاہوں اور لائبریریوں وغیرہ میں جماعتی لٹریچر کی نمائش کو بھی اس سکیم کا حصہ بنایا گیا اور اس کی منظوری کے بعد جماعتوں نے مقامی ضرورتوں کے مطابق نئے لٹریچر کی تیاری اور مختلف زبانوں میں تراجم کا اہتمام کیا اور اس کی طباعت پر جو بھاری خرچ اٹھتا تھا اس کو پورا کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اکثر جماعتوں نے اپنے ذرائع سے، اپنے بجٹ سے اس ضرورت کو پورا کیا اور انفرادی اور اجتماعی مالی قربانیوں کے ذریعہ اس میں حصہ لیا۔ بعض مخیّر حضرات نے بعض کتب و لٹریچر کی طباعت اپنے ذمہ لی۔ بعض جگہ بعض خاندانوں نے مل کر اس بوجھ کو بانٹا۔ اسی طرح ذیلی تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ وغیرہ نے اس سلسلہ میں مالی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے مدد کی۔ پھر جب یہ لٹریچر طبع ہوا تو اس کی مؤثر اور بھرپور تقسیم کے لئے تفصیلی پلان بنائے گئے اور اس کام کی نگرانی اور تقسیم کے بعد مزید لٹریچر کی ڈیمانڈ کو پورا کرنے کے لئے اور دلچسپی رکھنے والوں سے رابطہ کے لئے اضافی منصوبہ بندی کر کے ہر پہلو سے تمام انتظامات کو مکمل کیا گیا۔ بلا مبالغہ سینکڑوں مخلصین کے ہزارہا گھنٹے اس پر صرف ہوئے۔

افراد جماعت احمدیہ نے جس جوش اور جذبہ کے ساتھ اور جس والہانہ انداز میں اس تحریک پر لبیک کہا اور جس خلوص اور محبت اور ایثار کے ساتھ اس میں حصہ لیا ہے اس پر بے اختیار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا یہ شعر زبان پر آتا ہے۔

کوئی احمدیوں کے امام سے بڑھ کر کیا دنیا میں غنی ہوگا
ہیں سچے دل اُس کی دولت، اخلاص اُس کا سرمایہ ہے

اس مبارک تحریک میں بڑوں نے بھی حصہ لیا اور چھوٹوں نے بھی۔ بوڑھوں نے بھی حصہ لیا اور بچوں نے بھی۔ مردوں نے بھی حصہ لیا اور عورتوں نے بھی۔ صحتمند جوانوں نے بھی حصہ لیا اور بیماروں اور معذوروں نے بھی۔ ایسی بھی اطلاعات ملی ہیں کہ بعض معذور سارا سارا دن وہیل چیئر پر بیٹھ کر تقسیم لٹریچر کا کام کرتے رہے۔ بعض خواتین چھوٹے چھوٹے بچوں کو ساتھ لے کر گھروں میں فولڈرز ڈالتی رہیں۔ مسلسل طویل فاصلے پیدل طے کئے گئے۔ اس مبارک کام کے دوران بعض کے پاؤں چھلنی ہوئے اور وہ پیروں پر پٹیاں باندھ کر اس جہاد میں مصروف رہے۔

اکثر احباب کو خصوصاً یورپ اور دوسرے ترقی یافتہ ممالک میں اس قدر پیدل چلنے کی عادت نہ تھی۔ چھ سات اور آٹھ گھنٹے تک پیدل چلنے سے ٹانگوں میں سخت درد ہوتا تھا مگر وہ آرنیکا اور برائیونیا استعمال کرتے اور اگلے روز پھر فولڈرز کی تقسیم کے لئے نکل کھڑے ہوتے۔ بعض مقامات پر وہ سردی اور بارش اور طوفان میں بھی اس کار خیر میں مصروف رہے۔ کئی ایک نے سائیکل پر سوار ہو کر اور بعض نے بسوں، کاروں اور ریل گاڑیوں کے ذریعہ لمبے سفر کئے اور اپنے کاموں سے چھٹیاں لے کر اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنی خدمات پیش کیں۔ جو خود کسی وجہ سے اس میں براہ راست حصہ نہ لے سکے انہوں نے اپنے خرچ پر ڈاک کے ذریعہ وسیع علاقوں میں لٹریچر کی تقسیم کروائی۔ ایسے بھی واقعات ہوئے کہ جب بعض کو جماعتی انتظام کے تحت معین دنوں میں لٹریچر کی تقسیم کے پروگرام میں شمولیت کی غرض سے اپنے کام سے چھٹی نہ ملی تو انہوں نے وہ ملازمت ہی چھوڑ دی اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے اپنے عہد کو پورا کیا۔ مگر خدائے رزّاق، ذوالقوۃ المتین نے ان کی اس ادا کو اس پیار سے دیکھا کہ جونہی وہ اس فرض سے سبکدوش ہوئے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے انہیں پہلے سے کہیں بہتر اور عمدہ ملازمت عطا فرما دی۔

☆......☆......☆......☆

غرضیکہ جماعت احمدیہ عالمگیر کو اپنے امام ہمام ایدہ اللہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آرزوؤں اور تمناؤں کے عین مطابق ملک ملک میں ہر ممکن ذرائع سے، ریڈیو اور TV کے ذریعہ سے، اعلانات و اشتہارات اور لٹریچر کے ذریعہ سے حق کی منادی کی توفیق عطا ہوئی۔ دنیا کے فقیر تو کچھ لینے کے لئے دروازہ پر جاتے ہیں مگر خدا کے در کے یہ فقیر، مسیح محمدی کے جانثار عشاق، گھر گھر دستک دے کر اسلام کا امن اور محبت کا پیغام بانٹتے رہے۔ یقیناً مسیح پاک علیہ السلام کی روح ملأ اعلیٰ میں اپنے غلاموں کی ان خادمانہ مساعی پر بہت مسرور اور شاداں ہوگی۔

برطانیہ کے ایک ۵۸ سالہ مخلص احمدی جو دل کے مریض ہیں اور ان کا بائی پاس کا اپریشن ہو چکا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ:

”ایک دن مَیں نے اپنے جواں سال بیٹے کے مشورہ کے ساتھ یہ پروگرام بنایا کہ ہم دونوں باپ بیٹا سارا دن گھر گھر جا کر یہ پمفلٹ دیں گے۔ چنانچہ مقررہ دن ہم نے مسلسل آٹھ گھنٹے یہ کام کیا اور پسینے سے شرابور ہو گئے اور تھکاوٹ بھی بہت ہوئی۔ تاہم اسی روز رات کو خواب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی زیارت نصیب ہوئی جس سے دل و دماغ خوشی و مسرت سے معطر ہو گئے اور نہ صرف یہ کہ ہر قسم کی تھکاوٹ بھول گئی بلکہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا کہ خدا تعالیٰ نے اس طرح اپنی محبت اور رضا کا اظہار فرمایا ہے“۔

☆......☆......☆......☆

یہ تو ممکن نہیں کہ اس مختصر سے وقت میں دنیا کے ۱۷۰ سے زائد ممالک میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ عالمگیر کی ان مساعی کو اور ان کے اثرات اور ثمرات و برکات کو بیان کیا جاسکے جو اسے ملینیم سکیم کے تحت کرنے کی توفیق نصیب ہوئی ہے اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ ان تمام احمدیوں کے جذبۂ خدمت اور قربانی اور جوش اور ولولہ اور اخلاص اور فدائیت کی نقشہ کشی کی جاسکے۔

اس موقعہ پر عمومی طور پر مختصراً یہ ذکر کرنا کافی ہوگا کہ امسال اس وقت تک کی موصولہ رپورٹس کے مطابق دنیا بھر میں ۶۳ زبانوں میں ایک کروڑ ۸۳ لاکھ ۹۱ ہزار ۱۹۴ کی تعداد میں لٹریچر طبع ہوا ہے۔ اس سے پہلے جماعت کی ایک سو گیارہ سالہ تاریخ میں اتنی قلیل مدت میں کبھی اتنی کثیر تعداد میں جماعتی لٹریچر شائع نہیں ہوا۔

مرکزی طور پر شائع ہونے والے اخبار ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل (اُردو)، ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)، مجلہ التقویٰ (عربی) اور دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف زبانوں میں شائع ہونے والے جماعتی اخبارات ورسائل اس کے علاوہ ہیں۔

لٹریچر کی اشاعت کے سلسلہ میں رقیم پریس کو بھی مقدور بھر خدمت کی توفیق ملی ہے۔ چنانچہ رقیم پریس انگلستان سے طبع ہونے والی کتب و جرائد کی کل تعداد ۲ لاکھ ۵ ہزار ۶۹۰ ہے۔ افریقہ کے مختلف ممالک میں اس کی جو شاخیں قائم ہیں ان میں نئی مشینوں کی تنصیب سے ان کی کارکردگی بھی ہر لحاظ سے بہتر ہوئی ہے۔ چنانچہ امسال افریقہ کے تمام احمدیہ پریس سے لاکھوں کی تعداد میں شائع ہونے والے چھوٹے بڑے لٹریچر اور اخبارات کے علاوہ صرف کتب اور جرائد کی طباعت کی کل تعداد ۳ لاکھ ۵۷ ہزار ۸۴۰ ہے۔

اس کے علاوہ دنیا بھر میں ۳۲۲۔ اخبارات میں ۸۹۲ آرٹیکلز شائع ہوئے۔ ان اخبارات کی مجموعی سرکولیشن ۵ کروڑ ۶۴ لاکھ ۵۹ ہزار ۸۲۰ ہے۔ بعض ممالک میں اخبارات میں پورے پورے صفحہ کے آرٹیکلز شائع ہوئے اور کئی ملکوں میں بعض نیشنل اخبارات حضور ایدہ اللہ کی بعض کتب کو سیریز کی صورت میں شائع کر رہے ہیں۔

۴۱۷۶ بکسٹالز، بک فیئرز اور نمائشوں وغیرہ کے ذریعہ محتاط اندازہ کے مطابق ایک کروڑ ۳۱ لاکھ ۵۸ ہزار ۷۶۳۔ افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔ ۲۴۷۴ ریڈیو پروگرام ہوئے جن پر کل وقت ۲۰۰۴ گھنٹے ملا اور ان کے سامعین کا اندازہ آٹھ کروڑ ۴۸ لاکھ ۸۴ ہزار سے زائد کا ہے۔

۴۱۸ ٹی وی پروگرامز پر کل وقت ۱۴۰۸ گھنٹے ملا اور ان کے ناظرین کا اندازہ گیارہ کروڑ ۱۷ لاکھ ۱۸ ہزار سے زائد کا ہے۔

(یاد رہے کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں روزانہ ۲۴ گھنٹے اسلام احمدیت کے پیغام کی اشاعت کا جو سلسلہ جاری ہے وہ اس کے علاوہ ہے)

☆......☆......☆......☆

کئی ایسے ممالک ہیں جہاں مذہبی آزادی حاصل نہیں اور جماعت کے لٹریچر کی اشاعت اور تقسیم پر پابندیاں ہیں۔ ان میں کمیونسٹ ممالک بھی ہیں اور مسلمان کہلانے والے ممالک بھی۔ عرب دنیا میں بھی لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ ابھی ممکن نہیں۔

اگرچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے پاس عربی، اُردو، فارسی، رشین، چائنیز، ترکش، سپینش اور دیگر متعدد اہم زبانوں میں نہایت بلند پایہ اسلامی لٹریچر موجود ہے مگر بدقسمتی سے بہت سے ممالک نے اپنے دروازے بند کر رکھے ہیں اور وہ قرآن مجید اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی نورانی تعلیمات سے فیضیافتہ احمدیہ لٹریچر سے محروم ہیں۔

ان ممالک میں بسنے والوں تک بھی اسلام احمدیت کا امن بخش اور حیات جاودانی عطا کرنے والا پیغام پھیلانے کے لئے ممکنہ ذرائع کو استعمال میں لانے کی سعی کی جارہی ہے۔ چنانچہ اس سال جماعت کی مرکزی ویب سائٹ پر انگریزی کے علاوہ چینی اور عربی سیکشن کا آغاز حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے کیا گیا ہے اور جلد ہی دیگر اہم زبانوں میں بھی جماعت کا لٹریچر اس پر پیش کیا جائے گا۔

اس ذریعہ سے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے کثیر تعداد تک پیغام پہنچنا شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ جنوری ۲۰۰۱ء سے اگست ۲۰۰۱ء تک کی رپورٹ کے مطابق ایک لاکھ ۷۵ ہزار افراد ماہانہ اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

فی زمانہ جبکہ ہر طرف نشر و اشاعت کا دور ہے مختلف مذاہب کے ماننے والوں اور مختلف تنظیموں اور اداروں کی طرف سے خوبصورت ڈیزائنوں اور اعلیٰ اور نفیس کاغذ پر عمدہ کتابت کے ساتھ اربوں کی تعداد میں کتب اور اشتہارات وغیرہ شائع کر کے مفت تقسیم کئے جاتے ہیں اور دیگر جدید وسائل اشاعت کو کام میں لایا جاتا ہے۔ دنیا میں روحانی لحاظ سے اتنے اندھیرے ہیں اور دجالیت اتنے زوروں پر ہے کہ گمراہی کی ظلمتوں نے نوع انسانی کو

باقی صفحہ نمبر ۱۷ پر ملاحظہ فرمائیں

صیام رمضان اور حصول تقویٰ

.........مکرم سی۔شمس الدین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان.........

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا۔اور غرض خلقت بیان کرتے ہوئے فرمایاوَمَا خَلَقتُ الجِنَّ وَالانسَ اِلَّا لِيَعبُدُونَ ۔یعنی میں نے ہرانسان کو چاہے وہ کسی بھی طبقہ کے ساتھ تعلق رکھنے والا کیوں نہ ہو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔گویا کہ انسان کی خلقت کی غرض عبادت الٰہی ہے۔یہ بھی قرآن مجید سے واضح ہے کہ عبادت الٰہی کی غرض کامل تقویٰ پیدا کرنا اور انسانی کردار کو خدا کی مرضی کے مطابق چلانا ہے۔جیسا کہ فرمایا:

یا ایھا الناس اعبُدُوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ (البقرہ)

اے لوگو اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے پیدا کیا تا کہ تم تقویٰ اخیار کرو۔

رمضان المبارک عالم روحانیت کا موسم بہار ہے جس میں احکام قرآنی اور ارشادات نبویؐ کی روشنی میں ایسا ماحول پیدا ہو جاتا ہے کہ جس کے نتیجہ میں حسب استعداد ہر آدمی تقویٰ کی منازل بڑی آسانی کے ساتھ طے کرسکتا ہے۔

قرآن مجید میں جہاں روزوں کے احکام مذکور ہیں وہاں پہلی ہی آیت کریمہ میں روزہ کی غرض وغایت بھی واضح الفاظ میں بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لَعلکم تتقون ۔یعنی تا کہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو روزہ ایسا ماحول پیدا کرتا ہے جس کے نتیجہ میں انسان کو ایک طرف تو روحانیت میں قدم آگے بڑھانے کا بہترین موقع میسر آتا ہے۔تو دوسری طرف بدیوں اور بداخلاقیوں سے بچے رہنے کا ماحول بن جاتا ہے۔ایک مہینہ کی مسلسل مشق کے نتیجہ میں ایک مومن مسلمان نہایت آسانی کے ساتھ ضبط نفس کے وصف سے متصف ہوسکتا ہے۔کیونکہ وہ خدا کی طرف سے جائز کردہ بعض امور کو اسی خدا کے حکم کی تعمیل میں وقتی طور پر چھوڑ دیتا ہے۔اور اپنے تمام اعمال میں خدا کو اپنے لئے ڈھال بنالیتا ہے۔یعنی وہ ہر وقت خدا کو حاضر وناظر جانتا ہے۔اسی کا نام تقویٰ ہے۔جس طرح ایک مزدور مالک کی موجودگی میں مالک کو حاضر وناظر جان کر خوش اسلوبی کے ساتھ کام کرتا ہے اسی طرح مومن بندہ خدا کو حاضر وناظر جان کر زندگی گزارتا ہے۔اسی زندگی کا نام تقویٰ شعار زندگی ہے۔اسی زندگی کے حصول کے لئے عبادات مقرر کی گئی ہیں۔اور رمضان المبارک کے صیام بھی اسی غرض کے لئے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے رمضان شریف کی اہمیت وعظمت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:

شھر رمضان الذی اُنزل فیہ القراٰن ھدی للناس وَبینتٍ من الھدی والفرقان (البقرۃ۲۳)

یعنی رمضان شریف وہ پر عظمت مہینہ ہے جس کے بارہ میں قرآن شریف نازل کیا گیا۔

قرآن مجید کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایاھُدًی للمتقین ۔گویا کہ قرآن مجید کی غرض انسان کی کامل رہنمائی ہے اور قرآنی احکام کی بجا آوری کا موسم بہار رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ہے۔اور اس مہینہ میں مومن کو چاہئے کہ قرآن شریف کے برکات کو حاصل کرتے ہوئے اسکی رہنمائی کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالے۔لیکن کامل رہنمائی صرف اُس حالت میں ہی نصیب ہوگی کہ انسان ہدًی للمتقین کے مطابق اپنے آپ کو متقی بنادے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اگر باریک نگاہ سے دیکھا جائے تو تقویٰ وہ بنیادی امر ہے جس پر قائم کرنے کے لئے تمام الٰہی کتب خاص طور پر قرآن مجید کا نزول ہوا اور دنیا میں بھیجے گئے تمام انبیاء اور صلحا نوع انسان کو اسی امر کی طرف توجہ دلاتے رہے یہی تقویٰ تمام نیکیوں کی جڑ ہے۔اسی سے تمام نیک اعمال نیک خیالات اور نیک تحریکات کی شاخیں پھوٹتی ہیں۔اور اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اب اس جگہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ:

تقویٰ اختیار کرنے والوں کو قرآن مجید کس طرف رہنمائی کرتا ہے۔یا یہ کہ آخر کار بندہ کو کیا فائدہ ملتا ہے۔سو جاننا چاہئے کہ جب ایک مسلمان مومن تقویٰ کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ہم دوسرے لفظوں میں اس کو فنافی اللہ ہونے کی کوشش کرنا کہہ سکتے ہیں۔کیونکہ بندہ کا مقصد آخر کار خدا سے ملنا ہوتا ہے۔اگر مدعا ومقصد سامنے ہے تو اسکی خاطر انسان کو فنا ہونے کی ضرورت ہے۔جس طرح ایک پروانہ چراغ کی روشنی میں اپنے آپ کو فنا کردیتا ہے اسی طرح بندہ ذات ذوالجلال کے لئے اپنے آپ کو فنا کرتا ہے۔اور جب فنافی اللہ کے مقام کو حاصل کرنے کے لئے پوری پوری کوشش کرتا ہے تو یہی وہ وقت ہوتا ہے کہ جب وہ اپنے محبوب کے قرب کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے چنانچہ سورۃ بقرہ میں روزوں کے ذکر کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اس قرب الٰہی کا تذکرہ بھی کیا ہے۔جیسا کہ فرماتا ہے:

واذا سألک عبادی عنی فانی قریبٌ اُجیبُ دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی و لیومنوا بی لعلھم یرشدون (سورۃ بقرہ ۲۳)

اور اے میرے رسول جب میرے بندے میرے متعلق پوچھیں تو تو ان کو کہہ دے کہ میں ان کے پاس ہی ہوں۔(جس کا عملی ثبوت یہ ہے کہ) جب کوئی دعا کرنے والا پکارتا ہے تو میں اسکی دعا قبول کرتا ہوں۔پس چاہئے کہ مجھ سے ہی استجابت کرے اور مجھ پر ہی ایمان لائے تا کہ وہ ھدایت پائے۔

پس بندے کو چاہئے کہ وہ تقویٰ کو مضبوطی سے پکڑے یہی تقویٰ ہی انسان کو خدا کی ملاقات کراتا ہے۔

رمضان المبارک کا مہینہ اب شروع ہو چکا ہے۔احباب کے افادہ وسہولت کے پیش نظر ذیل میں بعض ضروری مسائلِ رمضان شریف اختصار سے درج کئے جاتے ہیں:

☆......رمضان کا روزہ ہر عاقل، بالغ اور باصحت مسلمان کے لئے فرض ہے۔روزہ کی ظاہری صورت یہ ہے کہ پو پھٹنے سے لیکر سورج کے غروب ہونے تک انسان کوئی چیز نہ کھائے نہ پئے اور نہ مخصوص تعلقات کی طرف توجہ کرے۔

☆......سحری کھانا ضروری ہے۔آنحضرتؐ نے فرمایاہے تسحروا فانَّ فی السحور برکۃٌ ۔یعنی سحری کھایا کرو سحری کھانے میں برکت ہے۔

☆......سورج غروب ہوتے ہی افطار کر لینا چاہئے۔زیادہ تاخیر نہیں کرنا چاہئے چنانچہ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے لَا یزالُ الناسُ بخیر مَا عجلوا الفطر ۔یعنی جب تک لوگ سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کرتے رہیں گے اس وقت تک وہ خیر پر قائم رہیں گے۔

☆......مسافر، مریض، حاملہ، حائضہ، مرضعہ اور ایسا بوڑھا جس کے اعضاء مضمحل ہو چکے ہوں ان کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔ہاں البتہ موخرالذکر کے علاوہ باقیوں کو بعد میں سال کے دوران میں کسی وقت روزے پورے کرنے ہونگے۔

☆......چھوٹی عمر کے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ارشاد ہے:

''یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ شریعت نے چھوٹی عمر کے بچوں کو روزے رکھنے سے منع کیا ہے۔لیکن بلوغت کے قریب انہیں کچھ روزے رکھنے کی مشق ضرور کرانی چاہئے۔مجھے جہاں تک یاد ہے حضرت مسیح موعودؑ نے مجھے پہلا روزہ رکھنے کی اجازت بارہ یا تیرہ سال کی عمر میں دی تھی۔لیکن بعض بیوقوف چھ سات سال کے بچوں سے روزے رکھواتے ہیں کہ ہمیں اس کا ثواب ہوگا۔یہ ثواب کا کام نہیں بلکہ یہ ظلم ہے۔کیونکہ یہ عمر نشوو نما کی ہوتی ہے۔'' (تفسیر کبیر سورۃ بقرہ ۳۸۵)

☆......روزہ کی ایک اہم غرض یہ بھی ہے کہ ہر قسم کے لغویات سے بچتے رہیں۔جیسا کہ حدیث میں ہے:

مَن لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس لِلّٰہِ حاجۃ ان یدع طعامہٗ وشرابہٗ ۔یعنی جو شخص روزہ رکھ کر بھی کذب بیانی اور برے اعمال سے باز نہیں آتا اس کا اپنی بشری ضروریات کو ترک کردینا خدا تعالیٰ کے نزدیک کوئی ثواب کا موجب نہیں۔

☆......روزہ کی حالت میں سھواً کھانا کھانے یا پانی پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔آنحضرتؐ فرمایا ہے:

مَن نسی وھو صائمٌ فاکل وشرب فلیُتم صومہٗ فانما اطعمہُ اللہُ وسقاہٗ۔

☆......کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرانے میں بھی ثواب ہے۔جیسا کہ فرمایا۔ مَن فطّر صائما فلَہٗ مثل اجرہ۔

☆......آنحضرتؐ نے فرمایا: جس دن تم میں سے کوئی روزہ رکھے اُسے چاہئے کہ نہ تو وہ فحش کلامی کرے اور نہ ہی شور وغوغا کرے اور اگر کوئی دوسرا شخص اُسے گالی دے یا اُس سے جھگڑے تو یہ کہہ کر بات ختم کر دے کہ میں تو روزہ دار ہوں۔

☆......ان دنوں میں کثرت سے تلاوت قرآن مجید کرتے رہنا چاہئے۔

☆ کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا بھی موجب خیر وبرکت ہے۔

☆ دعاؤں اور نوافل میں کثرت اختیار کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان مسائل و احکامات پر کما حقہ عمل کرکے رمضان المبارک سے پورا پورا استفادہ کرتے ہوئے اسکے مقبولین میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

☆☆☆

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقھُم کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقھُم تَسحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔

تبلیغِ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے۔ تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

بقیہ: ملینیم سکیم اور جماعت احمدیہ کا والہانہ لبیک از صفحہ نمبر ۸

گہری تاریکی میں ڈھانپ رکھا ہے۔

کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس کے مقابل پر تمہارے ایک کروڑ ۸۳ لاکھ ۹۱ ہزار لٹریچر کی کیا حیثیت ہے لیکن ایسے وسوسہ اندازوں کے وساوس سے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ اندھیرے کتنے ہی پھیل جائیں اور ظلمتیں کتنی ہی گہری ہو جائیں، نور کی ایک مشعل، روشنی کی ایک کرن تاریکی کے دبیز پردوں کا جگر چیرنے کے لئے کافی ہوا کرتی ہے۔

دیکھئے سو سال پہلے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احیاء دین اور عالمگیر غلبۂ اسلام کی مہم کا آغاز فرمایا تھا تو اُس وقت کی دنیا بھی ان کوششوں کو معمولی خیال کرتی تھی کیونکہ اسے معلوم نہیں تھا کہ اس مہم میں الٰہی قوت کارفرما ہے۔ چنانچہ وہ مہم جو اُس وقت ہزاروں سے شروع کی گئی تھی یہ اُسی کا توفیق ہے جو آج کروڑوں کی صورت میں اپنے جلوے دکھا رہا ہے۔

وہ بیج جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کل عالم میں بکھیرا تھا اس میں نشوونما کی طاقت تھی۔ وہ آپ کی متضرعانہ دعاؤں کے پانی سے سیراب ہو کر خدا کے فضلوں کے ساتھ پروان چڑھا اور آج جو تمام عالم میں احمدیت کا باغ لہلہاتا ہوا نظر آتا ہے، گلشن احمد پر یہ بہار خدا کے اس برگزیدہ مسیح کی محنتوں اور دعاؤں ہی کا توفیق ہے۔

فتح اسلام کے منصوبہ کی وہ شاخیں جو مسیح محمدی کے مقدس ہاتھوں سے لگائی گئیں وہ بڑھیں اور پھولیں اور پھلیں اور آج وہ شجرہ طیبہ بن کر ساری دنیا پر سایہ فگن ہو رہی ہیں اور اپنے شیریں پھلوں سے حق کے بھوکوں اور پیاسوں کی بھوک اور تشنگی کو بجھانے کا ذریعہ بن رہی ہیں۔

☆......☆......☆......☆

کوئی وسوسہ انداز کہہ سکتا ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں یوں لٹریچر تقسیم کرنا وقت اور محنت اور پیسے کا ضیاع ہے۔ مگر افسوس کہ ایسا شخص قرآن سے غافل اور بے پرواہ ہے۔ کیا اُسے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آخری زمانہ میں اسلام کے عالمگیر غلبہ کی آسمانی مہم کی مثال انجیل کے حوالے سے ایک کھیتی سے دی ہے۔ جس طرح زمیندار زمین میں بیج کا چھٹہ دیتا ہے تو کچھ بیج پتھریلی اور بنجر زمین پر بھی پڑتا ہے، کچھ قانون قدرت کے تحت چرند پرند بھی کھا جاتے ہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے زرخیز زمین پر پڑنے والا بیج نشوونما پاتا ہے اور وہ چاہے تو ایک ایک دانہ سے سات سات بالیاں اگتی ہیں اور ہر بالی سو سو دانے سے بھر جاتی ہے اور جب وہ چاہے تو اس سے بھی بڑھا کر عطا کرتا ہے۔

☆......☆......☆......☆

آنحضرت ﷺ نے مسیح موعودؑ کو حارث اور حراث کا نام دیا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی وضاحت کے ساتھ اور بڑے پُر شوکت الفاظ میں یہ اعلان فرمایا ہے کہ جہاں تک اشاعت اسلام کا تعلق ہے اور یورپ و امریکہ اور تمام عالم میں اسلام کو غالب کرنے کا تعلق ہے تو:

"یہ میرا کام ہے۔ دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہو گا جیسا مجھ سے یا جیسا اُس سے جو میری شاخ ہے اور مجھ ہی میں داخل ہے"۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۱۸)

پس آج اکیسویں صدی کے آغاز پر حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ رابع کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اشاعت اسلام کے لئے جو بیج آپ بو رہے ہیں یہ بھی اپنے رب کے حکم سے اپنے وقت پر پھل لائے گا اور بہت پھل لائے گا اور لا رہا ہے۔ یہ تحریک مؤید من اللہ کی تحریک ہے اور اللہ کے فرشتے سعید فطرت دلوں پر نازل ہو کر انہیں صداقت کی طرف کھینچ کھینچ کر لا رہے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

خداتعالیٰ کی نظر دلوں پر ہے۔ اس کی راہ میں اخلاص سے اٹھایا ہوا کوئی قدم اور اس کی محبت اور رضا کے لئے کیا گیا کوئی عمل ضائع نہیں جاتا۔ حیرت انگیز طور پر خداتعالیٰ اپنی نصرت اور فضل کے نشانوں سے اپنے بندوں کے ایمانوں کی تقویت کے سامان فرماتا ہے۔

اس سلسلہ میں انگلستان کے ایک دوست نے جن کا تعلق افغانستان سے ہے اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ:

"مَیں ایک پاکستانی کی دکان پر کام کرتا تھا۔ ایک روز ایک باپردہ خاتون دکان میں تشریف لائیں اور انہوں نے حسب ضرورت سامان خریدنے کے ساتھ ساتھ دکان کے مالک کو کچھ تبلیغی لٹریچر بھی دیا۔ اس وقت مالک دکان نے لٹریچر لے لیا لیکن بعد میں اسے گندگی کی ٹوکری میں پھینک دیا۔ کام کے دوران میری نظر اس لٹریچر پر پڑی۔ مَیں نے اسے اٹھایا اور چونکہ اس میں قرآنی آیات تھیں اس لئے مَیں نے عزت کے ساتھ لے جا کر قریبی واقع سمندر کے پانی میں بہا دیا۔

چند دنوں بعد وہی باپردہ خاتون دوبارہ دکان پر آئیں۔ مَیں نے ان سے ادب کے ساتھ درخواست کی کہ کیا آپ مجھے جماعت احمدیہ کے متعلق کچھ لٹریچر دے سکتی ہیں؟ اگرچہ وہ حیران ہوئیں کہ مجھے کیسے علم ہوا کہ وہ احمدی ہیں تاہم انہوں نے مجھے لٹریچر لا کر دے دیا۔ مطالعہ کے بعد میری آنکھیں کھل گئیں اور معلوم ہوا کہ احمدی سچے مسلمان ہیں اور جس امام مہدیؑ نے آنا تھا وہ آگیا ہے اور جماعت احمدیہ اس امام مہدی کو ماننے والی جماعت ہے"۔

اس کے بعد ان کی دلچسپی کو دیکھتے ہوئے اس احمدی خاتون کے خاوند سے ان کی کئی تبلیغی نشستیں ہوئیں اور بالآخر شرح صدر کے ساتھ انہیں بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔

پھر انہوں نے اپنے بھائیوں کو تبلیغ شروع کی۔ چند ماہ کی کوشش سے انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ اور چونکہ انہیں فارسی پر عبور حاصل ہے انہوں نے ایک ایرانی فیملی کو تبلیغ شروع کی اور جب ان کی تسلی ہو گئی تو انہوں نے بھی بخوشی بیعت کر لی۔ وہ خود کہتے ہیں کہ:

"وہ تبلیغی لٹریچر جو خلوص سے دیا گیا تھا اگرچہ شروع میں گند کی ٹوکری میں پھینک دیا گیا لیکن اس کی برکت سے ہم سات لوگ بیعت کی توفیق پا چکے ہیں"۔

اسی طرح کا ایک بہت دلچسپ واقعہ جرمنی میں بھی ہوا۔ اس کا تعلق بکسٹال لگانے سے ہے۔ ہمارے ایک تبلیغی بکسٹال پر ایک ترک خاتون تشریف لائیں۔ انہوں نے کچھ کتب خریدیں۔ سٹال پر موجود خدام نے انہیں بتایا کہ ہمارے ایک مربی صاحب کی اہلیہ ترک ہیں کیا آپ ان سے ملنا پسند کریں گی؟ انہوں نے آمادگی ظاہر کی۔ چنانچہ کچھ روز بعد جب وہ ترک خاتون دوبارہ تشریف لائیں تو مربی صاحب کی اہلیہ کو دیکھ کر بے اختیار ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ ان سے رونے کی وجہ پوچھی تو وہ کہنے لگیں کہ چند دن قبل مَیں نے رؤیا میں آپ کو دیکھا تھا۔ مَیں یہ نہیں کہتی کہ آپ سے ملتا جلتا چہرہ تھا بلکہ وہ آپ ہی تھیں جو خواب میں مجھے ملیں اور مجھے تبلیغ کر رہی تھیں کہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ کا یہ مطلب ہے، وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ، کا یہ مطلب ہے......"۔

چنانچہ اس کے بعد ان سے کچھ تبلیغی نشستیں ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کی تسلی کے سامان کئے اور پورے شرح صدر کے ساتھ چار افراد پر مشتمل یہ فیملی بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئی۔ پھر ان کے ذریعہ جلد ہی تین اور بیعتیں بھی ہوئیں اور یوں وہ ایک ثمر آور بیج سات بالیوں میں تبدیل ہو گیا۔

☆......☆......☆......☆

جب ہم الٰہی تقدیر کے تحت ہونے والے ایسے حیرت انگیز اور روح پرور واقعات کو دیکھتے ہیں تو اسلام کے زندہ خدا پر ہمارا ایمان مزید مستحکم ہوتا ہے۔ اور اس امر پر ہمارا علم الیقین بڑھتے بڑھتے عین الیقین بلکہ حق الیقین کی منزل پر پہنچ جاتا ہے کہ:

"خداتعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے"۔ (الوصیت، صفحہ ...)

☆......☆......☆......☆

یہ خصوصی ملینیم سکیم ۳۱ دسمبر ۲۰۰۱ء تک جاری رہے گی اور جیسا کہ مختلف ممالک کی مرسلہ سکیمز سے ظاہر ہوتا ہے سال کے ان بقیہ مہینوں میں اس مہم میں انشاء اللہ مزید تیزی اور وسعت آئے گی۔

☆......☆......☆......☆

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اسلام میں اس قدر صداقت کی روشنی چمک رہی ہے اور اس قدر اس کی سچائی پر نورانی دلائل موجود ہیں کہ اگر وہ اہل تحقیق کے زیر توجہ لائے جاویں تو یقیناً وہ ہر یک سلیم العقل کے دل میں گھر کر جاویں"۔

پس اے مسیح محمدی کے درخت وجود کی سرسبز شاخو!

اور اے عالمگیر غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کے احمدی زُرّاع!

تھکو مت اور درماندہ نہ ہو۔ بلکہ اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی ڈھال کے پیچھے ہو کر نورِ اسلام اور نور قرآن اور نور محمد مصطفیٰ ﷺ کی مشعلیں ہاتھ میں لے کر اس زمانے کے اندھیروں میں کود جاؤ۔ تم دیکھو گے کہ نور تمہارے آگے بھی چلے گا اور تمہارے پیچھے بھی اور تمہارے دائیں بھی اور تمہارے بائیں بھی۔ تمام ظلمتیں کافور ہو جائیں گی اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔

سنو! ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ کا پیغام ہمارے نام کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

منزلیں دے رہی ہیں آوازیں
صبح محوِ سفر ہو، شام چلو
تم اُٹھے ہو تو لاکھ اُجالے اٹھے
تم چلے ہو تو برق گام چلو
تم سے وابستہ ہے جہانِ نو
تمہیں سونپی گئی زمام چلو

اور

نور کی شاہراہوں پہ آگے بڑھو، سال کے فاصلے لمحوں میں طے کرو
خوں بڑھے میرا تم جو ترقی کرو قرۃ العین ہو ساراباں کے لئے

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
(امانت داری عزت ہے)
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 بینگو لین کلکتہ 70001
دکان 248-5222,248-1652,243-0794
رہائش 237-0471, 237-8468

بقیہ صفحہ: (2)

علیہ السلام کو اپنی خوبصورت آواز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد وقفہ برائے تیاری نماز جمعہ اور عصر ہوا۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس ٹھیک اڑھائی بجے زیرِ صدارت محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب افسر جلسہ سالانہ و ناظر بیت المال خرچ و ناظر تعلیم قادیان منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ محترم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ دہلی نے پیش کرنے کی سعادت و توفیق پائی۔

اس اجلاس میں پہلی تقریر محترم مولوی کے محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ کیرلہ نے زیرِ عنوان ''احمدیہ مسلم جماعت کے عقائد'' پر پیش فرمائی اور تقریر کے بعد ایک منظوم کلام پیش ہوا اس کلام کو محترم محمد راشد احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے ''ہے شکر ربّ عزّ وجل خارج از بیاں'' کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پیش کیا۔ اور اس کے بعد درج ذیل احباب و حضرات نے اپنے اپنے تاثرات پیش فرمائے۔ تاثرات پیش کرنے والوں میں نومبائعین اور نمائندگان شامل تھے ان تمام حضرات نے جماعت کی غیر معمولی خدمات اور اسلامی وقار اور کردار کا سچا نمونہ جماعت احمدیہ کے افراد میں اور جماعت کا بے مثال نظم و ضبط اور ڈسپلن کی اپنے اپنے الفاظ میں بھرپور سراہنا کی انہوں نے اس جلسہ میں شریک ہونے کیلئے اور احمدیت میں داخل ہونے کیلئے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور دُعا کی درخواست کے ساتھ اپنے تاثرات کو ختم کیا۔ پروگرام تعارفی تقاریر میں سب سے پہلے مکرم محمد یٰسین باری صاحب ہماچل نے نہایت جذباتی تقریر کی اور جماعت میں داخلے پر خدا کا شکر بجالائے۔ دوسری تقریر مکرم محمد قاسم صاحب راجستھان نے کی اور اپنی تقریر میں معجزانہ رنگ میں جماعت میں داخل ہونے کا تذکرہ فرمایا اور تیسری تقریر مکرم نور محمد صاحب تامل ناڈو نے کی اور فرمایا میں احمدیت کے اندر داخلے سے قبل شدید مخالف تھا اب خدا کے فضل سے میرے پر تمام صداقت آشکار ہوگئی ہے اور میں جماعت میں داخل ہو کر بیحد خوش ہوں اور خدا کا شکر بجالاتا ہوں۔ اور چوتھی تقریر مکرم محمد علی اکبر صاحب بہار نے کی اور فرمایا کہ میں دیوبندی مدرسے سے فارغ التحصیل ہوں لیکن احمدیت قبول کرنے سے قبل میری زندگی نہایت رسوا کن تھی اب احمدیت قبول کر کے بے انتہا خوش ہوں خدا مجھے استقامت عطا فرمائے اور اس طرح پروگرام کی پانچویں تقریر مکرم محمد غوث صاحب آف بہار نے کی اور آخری اور چھٹی تقریر مکرم کالے صاحب داؤد بھائی آف کرناٹک نے کرنے کی توفیق پائی۔

ان تعارفی تقاریر سے قبل محترم جناب رگھونندن لال صاحب بھاٹیہ ممبر آف پارلیمنٹ اور سابق وزیر خارجہ نے بھی چند منٹ کیلئے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے جماعت کے ساتھ اپنے غیر معمولی تعلق کا اظہار کیا اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ ہی حقیقی اسلام کو اپنے قول و فعل سے پیش کرتی ہے۔ اور دنیا بھر میں مذہبی رواداری اور باہم پیار و محبت کی تعلیم کیلئے ہر طرح جدوجہد کرتی ہے۔ اور بڑے زور سے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہندوستان تشریف لائیں یہ ہماری نہایت خوش قسمتی ہوگی اور اس تعلق سے جس قسم کے تعاون کی ضرورت ہو میں ضرور بھرپور تعاون کرونگا۔ اور شکریہ کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کیا۔

خطبہ جمعہ حضور انور

۹ر نومبر کو شام ٹھیک ساڑھے پانچ بجے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطبہ جمعہ نشر ہوا جو کہ تمام حاضرین جلسہ نے جلسہ گاہ میں مسجد اقصیٰ میں اور دیگر قیام گاہوں میں دیکھا اور سنا۔

تیسرا اجلاس

جلسہ سالانہ ۲۰۰۱ء کے تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی صدارت محترم عبدالحمید صاحب ٹاک صوبائی امیر جموں و کشمیر نے فرمائی اور تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ از سورۃ جن دوسرا رکوع سے مکرم مولوی اکبر خان صاحب مبلغ سلسلہ نے پیش کرنے کی توفیق پائی۔ اس اجلاس میں نظم مکرم محمود احمد عارف صاحب نے کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اور اس کارروائی کی پہلی تقریر مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ قادیان نے بعنوان ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبشیری و انذاری پیشگوئیاں'' پیش فرمائی۔

اجلاس کی دوسری تقریر بعنوان ''حکومت وقت اور مسلم جماعت احمدیہ'' بزبان انگریزی مکرم سید محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کولکتہ نے فرمائی۔ جبکہ ایک معزز مہمان محترم بابا کشمیرہ سنگھ صاحب جالندھر نے بھی تقریر کی اور تقریر کے آغاز میں نعرے تکبیر اللہ اکبر کا نعرہ لگایا جس کا احباب نے بھرپور جواب دیا اور جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد دی۔ اور جماعت کے ساتھ گہرا تعلق اور رشتہ و عقیدت کا اظہار فرمایا اور بڑی شدّت کے ساتھ جماعت کے کاموں کی تعریف کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کو مبارکباد پیش کی۔ معزز مہمان کا مختصراً تعارف محترم محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد قادیان نے فرمایا۔ اس پروگرام میں ایک نظم محترم یامین خان صاحب معلم وقفِ جدید بیرون ''نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے'' پڑھ کر سنایا۔ اور اس کے ساتھ ہی ترتیب سے تین افراد نے اپنی اپنی تعارفی تقاریر پیش کیں ان احباب کے نام یوں ہیں۔ مکرم نذیر احمد صاحب بھوٹیاں بنگلہ دیش مکرم داؤد احمد صاحب کاہلوں صدر مجلس انصار اللہ جرمنی اور مکرم ریان علام صاحب ساؤتھ افریقہ۔

آخری اجلاس

اختتامی اجلاس ٹھیک اڑھائی بجے زیرِ صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ از سورہ الحجرات رکوع نمبر ۲ آیت ۱۲ تا ۱۴ سے محترم قاری نواب احمد صاحب مدرس مدرسۃ المعلمین قادیان نے پیش فرمایا۔ نظم محترم ایس ناصر احمد صاحب معلم وقفِ جدید نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظم ''اپنے دیس میں اپنی بستی میں ایک اپنا بھی تو گھر تھا'' نہایت خوش الحانی سے سنائی۔

حسب پروگرام اس اجلاس میں بزبان پنجابی محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نگران پنجاب و ہماچل نے اپنے مخصوص انداز میں ''موعود اقوام عالم'' کے عنوان پر تقریر فرمائی اور موصوف نے تمام مذہب کی کتب خصوصاً قرآن مجید سے چیدہ چیدہ حوالہ جات اور دلائل پیش کر کے اپنی تقریر کو مزیّن فرمایا۔ اور نہایت ہی ایمان افروز واقعہ آپ کی تقریر سے قبل یوں رونما ہوا کہ آخری اجلاس کی دوسری نشست کے پروگرام خصوصاً مولانا صاحب کی پنجابی تقریر سماعت کرنے کیلئے بصورت سیلاب ہندو اور سکھ بھائی جلسہ گاہ میں کھچا کھچ بھر گئے اور ان احباب میں معزز ہستیاں بھی شامل تھیں اور بعدۂ اختتام تقریر پر ایک منظوم کلام محترم مولوی تنویر احمد صاحب ناصر قادیان نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ''بتاؤں تمہیں کیا کہ کیا چاہتا ہوں'' پڑھ کر سنایا۔

اور پروگرام کے مطابق تقریب تقسیم گولڈ میڈل منعقد ہوئی اور محترم وحید الدین صاحب شمس نائب ناظر تعلیم قادیان نے ایک چھوٹی سی تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی اسکیم کا حوالہ دیا اور فرمایا اس اسکیم کے تحت آج دو خوش قسمت طالبات کو یونیورسٹیوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے کیلئے گولڈ میڈلز دیئے جائیں گے۔ ان کے اسماء درج ذیل ہیں اور کیونکہ دونوں انعام حاصل کرنے والی لڑکیاں تھیں اس لئے محترم سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے زنانہ جلسہ گاہ میں ہر دو طالبات کو انعامات تقسیم فرمائے۔

اس کے بعد علی الترتیب متعدد غیر مسلم معززین نے تعارفی تقاریر کیں ان احباب کے اسماء یوں ہیں۔

محترم جناب نتھا سنگھ صاحب دالم وزیر تعلقات عامہ پنجاب نے چیف منسٹر پنجاب سردار پرکاش سنگھ بادل کا پیغام پڑھ کر سنایا جو انہوں نے اس جلسہ کیلئے ارسال فرمایا تھا۔ علاوہ ازیں مس کرن جوت کور جنرل سیکرٹری شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی سردار ہربھجن سنگھ سوچ سابق وائس چانسلر گورونانک دیو یونیورسٹی امرتسر، سنت بابا درشن سنگھ جی، سوامی بھگوان داس جی، شری مہتاب سنگھ ممبر ضلع پریشد جھجھر ہریانہ شری سیل وال صدر بھوجن مہا پنچایت ہریانہ شری دھرم سنگھ جی سرپنچ سوبری ضلع کرنال شامل تھے۔ ان تمام معززین نے جلسہ سالانہ کی مبارکباد دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کی ان کوششوں کو سراہا جو وہ دنیا میں محبت اور بھائی چارے کے قیام کیلئے کر رہی ہے۔

اس موقعہ پر محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران ہماچل نے ہماچل کے وزیر اعلیٰ اور گورنر کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔

شکریہ احباب

اس کے بعد محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد قادیان و افسر جلسہ گاہ نے تمام رضاکاران اور حکومت ہند اور حکومت پنجاب اور محکمہ ریلوے کے علاوہ متعدد سرکاری محکمہ جات کا انفرادی طور پر ذکر کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا اور خدا کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے اس جلسہ سالانہ کو کامیاب رنگ میں منعقد کرنے کی توفیق و سعادت بخشی ہے۔

اس کے بعد محترم صدر اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مختصراً اختتامی خطاب اور اجتماعی دُعا کروائی اس طرح دُعا کے ساتھ اس مبارک جلسہ سالانہ ۲۰۰۱ء کا اختتام ہوا۔ الحمد للہ

مجلس شوریٰ: اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۱۱-۱۱-۲۰۰۱ بوقت دس بجے صبح مسجد اقصیٰ میں مجلس شوریٰ کا اجلاس زیرِ صدارت محترم صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان منعقد ہوا۔

نماز تہجد و درس:- اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ارشاد کی تعمیل میں امسال مسجد اقصیٰ کے علاوہ مسجد دارالانوار، مسجد ناصر آباد اور خیمہ جات کی عارضی مسجد میں نماز تہجد پڑھانے اور بعد نماز فجر درس کا انتظام رہا اور مختلف علماء کرام نے مختلف اہم مضامین پر درس دینے کی سعادت پائی۔ الحمد للہ

اعلانات نکاح: حسب سابق امسال مورخہ ۱۰-۱۱-۲۰۰۱ کو بعد نماز مغرب و عشاء حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے تقریباً ۲۷ اعلانات نکاح فرمائے۔

امسال بفضلہٖ تعالیٰ ملیالم، تیلگو، تامل، انگریزی، بنگلہ زبانوں میں جلسہ کی تقاریر کے رواں تراجم کئے گئے۔

غیر ملکی نمائندے:- الحمد للہ کہ امسال بھارت کے علاوہ پندرہ ممالک سے غیر ملکی نمائندگان نے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی۔ جن میں پاکستان- بنگلہ دیس- امریکہ- کینڈا- ماریشس سنگاپور- نیپال- بھوٹان- یوکے- جرمنی- ناروے- ساؤتھ افریقہ- برما- ہولینڈ اور یو اے ای ہیں

پریس اینڈ پبلیسٹی

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ کی اخبارات ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ وسیع پیمانے پر تشہیر ہوئی۔ تینوں روز اخبار ہندسماچار جالندھر پنجاب کیسری جالندھر، جگ بانی جالندھر، امر اُجالا جالندھر، دینک جاگرن جالندھر، ٹریبیون، اکالی پترکا وغیرہ اخبارات نے تین تین کالمی سرخیاں لگا کر جلسہ سالانہ کی تفصیلی خبریں شائع کیں۔

علاوہ اس کے دور درشن جالندھر، زی ٹی وی، آج تک، بی بی سی، اور آکاش وانی نے خبریں نشر کیں جبکہ جالندھر دوردرشن نے نصف گھنٹے کے چار پروگرام مورخہ ۱۳ر اور ۱۴ر نومبر کو نشر کئے جس میں جلسہ سالانہ اور جماعت احمدیہ سے متعلق معلومات فراہم کی گئی تھیں۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے احسن نتائج ظاہر فرمائے اور تمام مہمانان کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دُعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 30 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702

Vol - 50 Thursday, 15/22 th Nov 2001 Issue No: 46/47

رمضان المبارک اور جماعت احمدیہ

مکرم سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ احمدیہ

ارشادات باری تعالیٰ وفرمودات نبویؐ کی روشنی میں جہاں رمضان کا مقدس مہینہ جماعت مومنین کے لئے بیشمار فیوض وبرکات اپنے ہمراہ لئے ہوئے ہے وہاں پر خاص کر دیگر کلمہ گو مسلمانوں کے بالمقابل جماعت احمدیہ مسلمہ کے لئے بالخصوص شادمانی کا سامان فراہم کرتا ہے جس کی وجہ سے اکناف عالم میں پھیلے ہوئے حقیقی اسلام کے جیالے سپوت اس ماہ مقدس میں نہایت تابانی کے ساتھ اور اپنے تمام تر شان کے ساتھ پورے ہونے والے زمین وآسمانی نشان اور تائیدات الٰہیہ کو دیکھ کر مسلسل سجدات شکر بجا لاتے ہیں۔ خاص کر عظیم الشان نشانات صداقت اور تائیدات الٰہیہ کو دیکھ کر سراپا حمد باری تعالیٰ کرنے اور اُس کی ثناء کی گیت گانے میں ایک لذت اور سرور محسوس کرتے ہیں ایک فخر محسوس کرتے ہیں۔ ایسا ہی ہونا چاہئے تھا کیونکہ دیگر کلمہ گو فرقہ ہائے اسلام کے بالمقابل احمدیت کی صداقت کے اظہار کے لئے گویا اس ماہ کو ایک خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ یہ ایک تابناک زندہ جاوید حقیقت بھی ہے کہ رمضان المبارک میں اس ربانی سلسلہ عالیہ کو کسوف وخسوف کے ذریعہ ایک زبردشت آسمانی نشان صداقت حاصل ہوا مگر فی الوقت اُس کا ذکر دتکرار مقصود نہیں کیونکہ یہ حقائق جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں اختصار کے ساتھ اور شرح وبسط کے ساتھ بھی بھرے پڑے ہیں۔ اس لئے اس وقت خاکسار ایک اور عظیم نشان صداقت احمدیت کی طرف جماعت مومنین موید ین من اللہ تعالیٰ کی توجہ کو پھیرنا چاہتا ہے۔ جس کا تعلق خاص کر رمضان مبارک سے ہے جو کہ وقت کے مامور من اللہ کی اظہار صداقت کے لئے اپنے اندر ایک انذاری پہلو رکھتا تھا اور ماہ رمضان میں ہی پوری تابانی کے ساتھ ظاہر ہوا اور وہ واقعہ یہ ہے چودھویں صدی کے مجدد حضرت احمد القادیانی علیہ السلام نے اپنی صداقت پر اتمام حجت کی غرض سے ۱۸۸۵ء میں یہ اعلان شائع کیا تھا کہ کسی مذہب کا پیرو جو اپنے مذھب میں ممتاز حیثیت رکھتا ہو ایک سال تک میرے پاس آکر قادیان میں رہے اگر اس عرصہ میں وہ کوئی نشان صداقت اسلام کی تائید میں نہ دیکھے تو میں اُسے دوسو روپیہ ماہوار کے حساب سے چوبیس سو روپیہ نقد ادا کر دونگا اور اگر وہ کوئی خدائی نشان ملاحظہ کرے تو پھر اس کا فرض ہوگا کہ یہیں قادیان میں مسلمان ہوکر اپنے اسلام کا اعلان کردے اور روپیہ کے متعلق وہ جس طرح چاہے تسلی کرالے"۔ چنانچہ اس خدائی آواز کو دبانے اور اس مامور من اللہ سے ٹکر لینے کے لئے جن طاغوتی قوتوں نے سامنے آنے کی جسارت کی اُن میں سرفہرست اندرمن مرادآبادی تھا جس نے کھل کر مامور برحق سے پیشگوئیوں کے سلسلہ میں مقابلہ کرنے کی جرات نہیں کی اور صرف حضور علیہ السلام کے اشتہار پر اعتراض کرتا رہا جو کہ پھر کچھ عرصہ بعد اس دنیا سے گزر گیا تھا۔ برق) دوسرا شخص لیکھرام پیشاوری تھا جو کہ بڑی دلیری کے ساتھ آپکے مدمقابل آگیا اور اپنی تمام زہریلی کچلیاں اسلام اور بانی اسلام کے خلاف نکالنے لگا بلکہ یہاں تک بھی جھوٹی پیشگوئی کرنے میں دریغ نہ کیا کہ "یہ شخص تین سال کے اندر ہیضہ سے مرجائیگا کیونکہ کہ (نعوذ باللہ) کذاب ہے" ان حالات میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور توجہ خاص کی تو آپکو اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا۔ "عِجْلٌ جَسَدٌ لَهُ خُوَارٌ لَهُ نَصَبٌ وعذابٌ"۔ یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج مقدر ہے جو ضرور اس کو مل کر رہے گا اور آپ علیہ السلام نے قادر مطلق خدا سے اذن حاصل کرکے یہ فرمایا کہ چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا۔"

چنانچہ صرف اسی پر بس نہیں بلکہ آپ نے اس دُشمن اسلام گستاخ رسولؐ کو کچھ اس طرح سے بھی للکارا:

الا اے دُشمن ناداں وبے راہ
بترس از تیغ بران محمد

رہ مولیٰ کہ گم کردند مردم
بجو در آل و اعوان محمد

الا اے منکر از شان محمد
ہم از نور نمایان محمد

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمد

یعنی خبردار اے اسلام کے نادان اور گمراہ دُشمن! (تو اپنی زبان کی خنجر کو ذرا سنبھال کر رکھ اور) محمد کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا رستہ جسے لوگ کھو بیٹھے ہیں اور اُسے محمد کے روحانی فرزندوں

باقی صفحہ (6) پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ کا عالمی امن آپسی بھائی چارے اور انسانی قدروں کو بڑھاوا دینے میں ہمیشہ بڑا حصہ رہا ہے

جلسہ سالانہ کے موقع پر جناب پرکاش سنگھ بادل چیف منسٹر پنجاب کا پیغام تہنت

مندرجہ ذیل پیغام وزیر اعلیٰ پنجاب سردار پرکاش سنگھ بادل نے جلسہ سالانہ ۲۰۰۱ء کیلئے ارسال فرمایا تھا جو کہ سردار نتھا سنگھ دالم وزیر تعلقات عامہ پنجاب نے جلسہ کے تیسرے روز آخری اجلاس میں پڑھ کر سنایا

مجھے یہ جان کر دلی خوشی ہوئی ہے کہ گورداسپور قادیان میں احمدیہ جماعت کی طرف سے ۱۱۰واں سالانہ عالمی جلسہ منعقد کیا گیا ہے جس میں دنیا بھر سے اس جماعت کے لوگ کثیر تعداد میں شامل ہوئے ہیں جماعت احمدیہ کا عالمی امن آپسی پیار میل ملاپ اور انسانی قدروں کو بڑھاوا دینے میں ہمیشہ ہی بھاری حصہ رہا ہے۔ اس جماعت کی طرف سے کئے گئے مذہبی اور سماجی کاموں نے ایک اچھے سماج کے قیام کیلئے اہم کردار ادا کیا ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اس جلسہ میں میں نے بذات خود حاضر ہونا تھا مگر کچھ ضروری مصروفیات کے سبب میں اس میں شامل نہیں ہو سکا۔ میں اس جلسہ کے منتظمین ودیگر نمائندوں سے معافی چاہتا ہوں اور اس جلسہ کی کامیابی کیلئے اپنی نیک تمنائیں بھیجتا ہوں۔

نیک خواہشات کے ساتھ (پرکاش سنگھ بادل وزیر اعلیٰ پنجاب)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ موجودہ حالات میں امن وسلامتی کیلئے خاص اہمیت رکھتا ہے

وزیر اعلیٰ ہماچل پردیش کا پیغام

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت کا سالانہ جلسہ ۸ سے ۱۰ نومبر کو قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں ہو رہا ہے۔

احمدیہ مسلم جماعت کے ذریعہ اس جلسے کا انعقاد امن اور سلامتی کیلئے موجودہ حالات میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ سبھی مذاہب چاہے اسلام ہو ہندو ہو یا اور کوئی امن اور سلامتی کا پیغام دیتے ہیں آج ضرورت اس بات کی ہے کہ سبھی مذاہب کے لوگ مل کر ملک کے اتحاد اور اتفاق کو مضبوط کریں۔ امید ہے کہ اس جلسے میں سبھی مذاہب کے لوگ شامل ہونگے۔ احمدیہ مسلم جماعت کے سالانہ جلسہ کے کامیاب انعقاد کیلئے میری نیک تمنائیں۔

(پریم کمار دھومل، وزیر اعلیٰ: ہماچل پردیش)

مجھے خوشی ہے کہ احمدیہ جماعت انسانیت امن اور بھائی چارے کیلئے وقف ہے

پیغام گورنر ہماچل پردیش

مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہو رہی ہے کہ احمدیہ جماعت کا سالانہ جلسہ ۸ نومبر سے ۱۰ نومبر ۲۰۰۱ء تک قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں منعقد کیا جا رہا ہے۔

تمام مذاہب انسانیت کے اتحاد اور انسانیت کی خدمت کا پیغام دیتے ہیں تمام مذاہب کا مقصد انسان میں سچائی رواداری رحم تعاون اور خدمت وغیرہ خوبیوں کی نشوونما کرکے انسانی سماج کو سکھی اور خوشحال بنانا ہے انسانیت کے کاموں میں سبھی کو حصہ ڈالنے کی ضرورت ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ احمدیہ جماعت انسانیت امن اور بھائی چارے کیلئے وقف ہے اور اس جلسہ کا انعقاد اسی جذبہ کو مضبوط کرنے کے مقصد سے کیا جا رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جلسہ سے مختلف طبقات کے درمیان بھائی چارا بڑھے گا اور ملکی اتحاد اور امن کا راستہ واضح ہوگا۔ جلسہ کی کامیابی کیلئے میری دلی نیک خواہشات۔

(سورج بھان گورنر ہماچل پردیش)

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 2370509